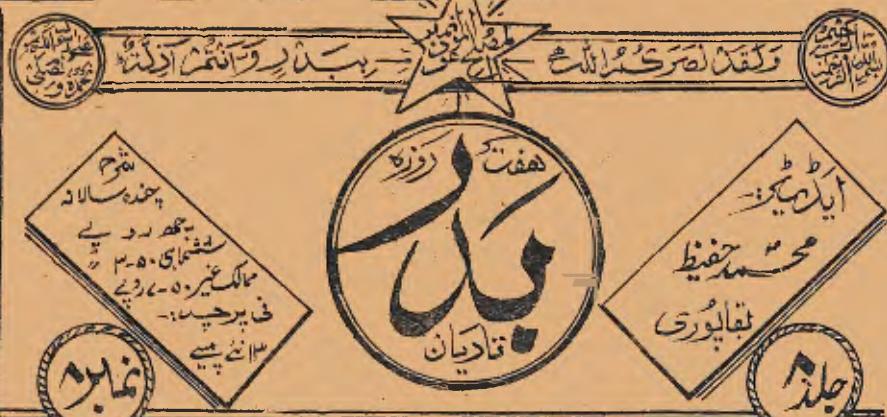


اُنْبَارِ حَمْدَة
بِرَادَهٗ اَفْرُورِيٍّ - سَبْزَهٗ حَمْدَتْ طَهِيفَهٗ
الْكَلْمَانِيَّ بَشْرَهٗ الْمُرْسَلِيَّ كَمْ حَمْتَ كَمْ ضَلَّلَ
حَمْتَ مُرْسَلَيَّ بَشْرَهٗ حَمْدَتْ نَدْلَهٗ بَنْدَلَهٗ بَرْلَهٗ
الْمَلَاعِ فَرَسَّهٗ بَرْ حَضُورَهٗ كَمْ حَصَتْ بَقْنَدَرَهٗ
لَهَّا شَطَّهٗ بَجَيَّهٗ - اَلْبَشَّهٗ مَكَبَّهٗ بَنْهَاهٗ دَرَهٗ
بَهَّ اَدَرَهٗ دَنْهَاهٗ دَنْهَاهٗ اَبَكَهٗ بَهَّ -
اَحْبَابَ حَصْنَهٗ يَاهَهٗ الْمَدَهٗ خَاهَهٗ كَمْ حَعَتْ كَهَّهٗ
نَاهَهٗ مَهَّانَهٗ عَمَّرَهٗ كَهَّهٗ لَهَّا شَاهَهٗ دَهَّاهَهٗ
بَهَّيَّهٗ - تَاهَيَّهٗ دَهَّاهَهٗ اَهَهٗ - آهَهٗ بَاهَهٗ
لَهَّاهَهٗ كَاهَهٗ حَهَّاهَهٗ جَاهَهٗ بَهَّلَهَهٗ مَاهَهٗ تَاهَهٗ
بَهَّ وَنَاهَهٗ بَاهَهٗ سَاهَهٗ اَهَهٗ تَاهَهٗ سَاهَهٗ اَهَهٗ
اَكَهَّهٗ رَاهَهٗ بَاهَهٗ اَهَهٗ تَاهَهٗ اَهَهٗ - بَاهَهٗ سَاهَهٗ



۱۴۹۵ھ - ۱۳۶۸ھ - ۱۰ شعبان ۱۴۶۸ھ - ۱۹ فروردی ۱۹۵۹ء

پیشگوئی - مصلح موعود

ایک عظیم انسان نہ ان اسمانی!

اکھر میں ہائی قبل سیدنا حضرت سیح موعود علیہ السلام بانی سسلہ عالمی احمدیہ کو صدا تھا نے ایک عظیم انسان نہ ان رحمت عطا تھے جانے کی اشارت دی۔ اور اپ سے اسے ۲۰ فروردی ۱۴۸۷ھ کے اشتہار میں بطور پیشگوئی شائع گردی۔ خدا کے نفلت سے بہت گوئی آپ کے ذریعہ رحمت جماعت احمدیہ کے موجودہ امام ہام کے وجود میں بطریق ایم پوری ہیچ اور ہو رہی ہے۔ ۲۰ فروردی کے اشتہار میں جس پیشگوئی کا ذکر کیا گیا ہے اس کی وجہ میں عبارت جسے یہ رہی ہے

شیدنا حضرت سیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

خدادے رحیم و کرم بزرگ مرزا نے ہمارے یہاں پیشگوئی فرمادے رہیں اور شانہ و اعڑہ و اندہ و جھکوکو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا:-

”بیں تھے ایک رحمت کا انسان دینا ہوں۔ اس کے موافق ہجتوں نے بھر سے مانگا سوسیں نے تیری تھری عات کو مٹتا۔ اور تیری دعاۓل کو اونی رکھتے بیار قبولیت جگد دی۔ اور تیرے سفر کو رحومہ شیار بورا دردھیا نہ کامنگر ہے۔ تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور

قریت کافی ان تھیں دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا انسان تھے عطا ہوتا ہے اور فتنہ اور فتنی کی ہوئی تھی ملتی ہے۔ اسے نظر کر کے پرسلاام۔

خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں ہوت کے بچتے سجاں پاؤں۔ اور وہ جو چیزوں میں دیے پہنچے ہیں باہر آؤں۔ اور زندگی میں اس ایں کا شرف اور کلام اللہ کا مرتباہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تاحق اپنی نس مبرتوں کے ساقہ جاتے اور باطل اپنی نام سخنوں کے ساقہ جاگ

جائے۔ اور تالاگ سمجھیں کہیں تاریخ ہوں۔ جوچاہت ہوتا ہوں۔ اور تا وہ یہیں لائیں یہیں تیرے سے ساختہ ہوں۔ اور تا انہیں یہ خدا کے وجود پر ایمان نہیں لائے۔ اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تحذیب کی تکاہ سے دیکھتے

ہیں۔ ایک کھلی نشان نہاد جس سوں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو سوچے بشارت ہوں کیونکہ یہیہ اور پاک رکھ کا تھے جو اسے کامیاب کیا۔ ایک نر کی غلام رازی کی تھی ملے گاہہ رکھا تھے تھیں سے نیزی ہی فریت دل سل ہو گا۔

خوبصورت پاک ایک کامہ راجحان آتا ہے اس کا نام عنوف ایں اور بیشتر یہی ہے اس کو نقدس رحی دی جائی ہے۔ اور وہ جس سے پاک ہے۔ وہ لورالہ سے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اُس کے ساقہ فضل ہے جو اُس کے آئے کے ساقہ اسے کامیاب صاحب تکوہ اور عظمت اور دولت بوجا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اسے بھی

نفس اور روح ایخ کی بکث سے بہنول کو بھیسا بیوں سے محف کرے گا۔ وہ کلنا اللہ سے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و نیتوں کی نے اس کو تحریکیں

سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور عمل کا حلم اور علوم ظاہری و باطنی سے پچک جائے گا۔ اور وہ تین لوگوں کرنے

والا ہو گا اور اس کے منہ بھجوں فیکر ہے۔ وہ شنبہ سے مبارک دو شنبہ۔ فرزند بلہشتہ اگرامی اور حسنہ ظاہری اور

الآخر مظہرا الحق والعلائی خان اللہ تزلی من النسمہ اور جس کا نزول ہے مبارک اور بلال الہی کے نامور کا موجبہ نہیں

نہ آتا ہے تو جس کو خدا نے اپنی رضامنی کے عطر سے مسح کیا ہے اس میں اپنی روح ڈالیں گے کار فدا کا سایہ اس کے سرہ بوجا۔ وہ جلد جلد

بڑھے گا اور اسیروں کی رستنگ رکی کامیز جب ہو گا۔ اور نہیں کہ کہنا۔ وہ نک شہرت پلے گا اور قبر اس سے بکث پائیں گے۔ تب اپنے

(۱۴۹۵ھ)

هفت روز بدر تاریخ سمه مورخه ۱۴ فروردین ماه ۱۳۹۵

شان مصلح موعود

سے پر سے ہو کر غیر متعصب ملائی جائے
کی پڑا نہیں اور ایک مرد میں کئے لئے اپنے بیان
ایساں کا پا عشقیت نہیں۔ اسی طریقے جو انت
کے پڑا نہیں اور اپنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی تبلیغیت دھا کے نہ نہ کوہاں۔ جنکی خالص
طور پر حضور کی بحث سے ان لوگوں کو ملنے
تمس قسم کے صداب و مشکلات سے نہاتیں اُن
کوں کی مراد میں پوری ہوئیں۔ میں یہ سب حشران
حضرت صلح موعود اپنے اللہ تعالیٰ کے متعلق
بامداد پر ایک میں دلیل ہے

پھر عصمنوں طور پر کلام اللہ کا مرتبہ درود
پر طاہر کرنے کے سلسلیں فی الواقع صلیعہ عزوجل
بینفعتہ نہ اسے بسیج مروود دلیل اسلام کی نظر فراز
پاتا ہے یہیں۔ وہ حضرت ایم جمیع مروود ایدیہ اللہ تعالیٰ
کے ذریعہ حجاجت الحجہ کا مناسیبی کو لیتے
ہیں جن سخنی کو حضرت ایم جو دنیا میں شہرہ تھوڑے بول
ہر زمان میں جسیکے وہ جو ایجاد کرنے کے مدد
وہ بماری ہے۔ اور اس کے سلسلے ان ہی مذکور ہیں
اُن کو نہ باندیں بیس دیگر اسلامی طریقہ کر کی اٹھاتے
کے ایسا ہم کام بھی چاہزہ یعنی کس طرح خدا
العلوٰ اس اقدس دباؤ پر ایسا ہوت کی ترقیت کے
ہمایہ کیا یہ ریس باشیں اس باش کا ثبوت نہیں
رسخ اکاکیل ایام اسی مبارک و معبدیہ نہایت
حصنی اسی پر ایجاد اس باش کی ایمت کے
دوسری لوگ دنیا پر ایجاد مغلظہ اٹھا کرکے یہیں جن کی
گھاٹہ اسی دنیا پر ایجاد کیا جائے۔
یہ ایسا کوئی کوئی مخلوق نہیں کس طرح اس
دفت دنیا کا یک طبق اسلام کی طرف ہو جنمدی
طدر پر جو گز کر جائے ہے اور کلام عید اور
اسلامی نوادرت کی مطالعہ کے ساتھ اسی
کی بخشی دن بن بڑھ دی جائے ہے جنہیں اسی طبق
یہ اختار کیجیتے وہیں جو شائع ہوئے والی
اکیس تاریخ سے کسی قدر املازاد دکھلے جاؤ
کرکے۔

”کوچیہ روز دنیا آج یہاں پر چلیم
بٹھا ہے کہ دیساں فراں پاک کے
انگریزی تھوڑے اور اسلام سماں
مشتعل طور پر کہ ملک یہیں زندگی
انداز ڈھونکا ہے اور ان کوں پار کی
محبوبت اس قدر وہ طبقے سکر

جس سے ستری المف کا دار کیا۔ مگر وہ جذابہ
بوجہ اس سے کہ آپ ایک اپنے بزرگ بیدار
کے خلیفہ اور جو شیخ از افراد یا
اسن را پسکی روشنی میں اصرار کا نتھیں لے لیں
اپنے بستے اک طرح آپ کوئی مخالفت کے
انہیں تسلیم نہیں کیا بلکہ اپنے بڑے
حشمت کے قرار فتح مالکت کے بھرپور انہیں
معنی تعلیم بوسیل کی طرح آپ کا قدم آتی
ہے اس کے باقاعدہ چار ہے۔ پھر ذاتی
خوبیوں کے لحاظ سے محفل فدا کے فضل سے
ایسا اور اس رضاپا کی مشکل سے مشکلکرنے والے
لوگ اپنی مصلحت کی طور پر یا۔ پھر دل درد اور
حدود پر فخری اور رخصت کی ساختہ دین یا
کی ارشاد مخت لذتیں بیسیں خود کی وجہ پر وہ
رخصتیں۔ اور اسکی کیفیت و غصہ لیت کی ایسی روح
جماعت میں تنظیم و فضیلت کی ایسی روح
پھوک دے کر دی کہ اپنے قوائے پر کوئی خواری
انہیں ادا کر سکتے پیغمبر مدد و نور اس کی
کاشتہ بنالیں، مولانا عبد الماجد صاحب دریا
بادی کے ایک حالیہ لوث سے متعلق ہے جو
حمد و مدح بیدار یا۔ مادروری مذکور ۵۷ میں شائع
ہوا۔ ذرا اس لوث کے آخری الفاظ اعلان
کیا تھیں جو جماعت اسلامی مسلمانوں کے اخبار
نا اکٹس اور کرنے کے بعد کیے یعنی:

اگرچہ بیشکنی میں صلح مردود کے ذمہ
لتوانی میں انسٹے عوامی سیدیں کارناں ملائکر
سوسو روئے۔ اور خدا کے فضل سے سپریا
حضرت غفرانی ایک اعلیٰ ایہدہ اعلیٰ نعمت کے
برابر یہ تھا کہ اس ماضی و وجہ خدا ہر ہمیشہ یہیں بھی
کام کارنا کیا تھا۔ اس کی طرف حسب قبول الہامی عبارت
اسی ایسا شر کو رکھا گیا ہے وہ دیگر اتفاقہ مکر کی
بینیت رکھنے والا جلدی کام کارنا ہے اسکے
بعد وہ حضنے میا اس کی تشریف و توزیع کرنے پس
ختم۔

۷۰ تاریخ اسلام کا خروف اور
کلام اللہ کا مرتبہ ملکوں پر ظاہر

بہم ویکھتے رہ کاں اسی کا دارہ بے نیچی
کے نہ ایسے سپیدا خضرت سچ مروغ علیہ
اسلام نے ہن طرف سے اسلام کو ایک
منڈا اور خدا نما نہ سب کے لگبھگ ایسی شیخی
دریں پر تخلص بٹوئت کے خدا تعالیٰ کی ایسا
نامہ دھی اور ایام کے نہ نہ اور سپریور
کے نہ نہ رہا ہوش نے خدا الف کو کستہ د
سامدست یا اسی طرح اُب کے سچ جانشین
حضرت سعیل مخدوم ایڈہ المذاود وہ سریے
وہ عالم متعابدیں اجلی اجلی کی طرح لے
حضرت کے میسوں دیکھا شوٹ نہیں ہیئت خانی

طریق کے مندوں پر بنا شے کئے جو حضرت
مطلع مرحوم و رحمی کا میاں بخیاد شدی کر
چاہتے تھے اور سرپرستی کی خواست ہے طرف
انہاں پلائیں تقدم قدم پیدا کی اخترت خانہ اپنے
کے عکس پر بنے افسانہ طلب ہوئے اور اس
طریق پر بنا اٹھے والا طوبی ن جھاکت کر کوئی
نقصان پہنچا کے کیا کہاں اٹھا کر اسی کی وجہ
کا باعث تھا ۔

جہاں تک نفس بیٹھ کر کا مسلسل ہے دہ
بجا شکوہ بیٹھ کر ملحت فتویٰ خالی ہے خالی بڑے
طور پر تو اسی عین ایک لڑکے کی بیداری
کی خبر آئی ہے۔ مگر اس پر شکریت کی وجہ
بیس پر کیدہ و جو کوکی پیدا کیش کے علاوہ قادر
ملن کی قدرت کے بوجو سربراہ راد پلے پڑے
خیز ارباب وہ اپنے پیوند رسمیت کی وجہ
پر آتے چارے ہیں حالیہ میں سے مردی حضرت
یسوع مسعود علیہ السلام کے حق پر کھائے خود
بست پرانشان مدد اقت بے۔ اگلے تام
لمسیلات بھاگل خاک نہیں میں رکھ کر اس
پر کوئی حشرت نہ پڑالی جائے تریا ہے
و اسی موقاٹ پر ہے کہ بکریت اندرونی اس نہیں کی
جیزیں دیتیں کہیں انسان کی مقدرت میں بھی
قرآن کیہ میں هاتھ طور پر کہدیا گیا ہے کہ
عالیٰ الغیب ذرا لینگھم
حیا عیینہ احمدؑ الـ
من ارتفعی من رسول
کے عالم ایکب خدا پر غائب سے کی
کو اطاۓ نیز عیشی عاشت اسوسے اپنے نہیں
بندوں کی بھیں وہ اپنے منانہ کے طور
بندوں نیز بھیت ہے۔
اب اگر رات پر بخوبی کیا جائے تو یہ
ایک شہنشاہی حضرت سیح مسعود علیہ السلام کی
مدعاۃ تو پرانا بھر کر کیتے دہان آپ کے
سماع حضرت مسٹھ مصطفیٰ خاتم النبیوں و آل
 وسلم کی مددانت پر بخوبی دافع دل ملے۔

حیرت مطلع: مروع دیدہ الودد کے
ذمہ دار خلائق نہیں ایساں افریداً میانت
اور خدا ہبھات دو کالاں لندہ بکوم
ان کا اجنبی ذکر یہی ایک دنیا کا مشق ہے
ہے مکن بخواہ اس کے کہاں پے ذرا بھو
عمرت سچے مروع دلیرات دم کے باقی
تیار کر گہ جھیت کی نیز تقطیع قائم بدی
اد کیں بخواہ اس کے کہاں پے کوکی ایسے اور
بیوار مختینہ تدست سے افریداً جھست کی
اکٹے دین برقت کے صدایں کے ملے

خداگر
 ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ خواتین کی ذی علیم کم طرف خصوصیت کے ساتھ تو چکر
 جن خواتین نے اسلام کو اپنی طرح پھیلایا ہوں نے اخلاص در ایمان کا ہدایت علی الموند کھایا ہے
 جمیع اسلام کے ہدایت اہم ارکان میں سے ہے خواتین کو اسیں خود مشغیل ہوں چاہیے
 از سخت غیر مذکور ایشی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بزم العرویۃ ذرودہ ردمیر ۱۹۵۷ء علیقہ امام ربہ

پھر ان سنتے۔ لیکن نیک مولانا اخلاق الدین
کے خدو خا بی عز و مرد پہلے آئے تھے پسکر جو
خان نے کہا تو نہیں جانتے میں کون ہوں۔
اکبر شاہ نے کہا ہاں بستا کہم تکون ہوں۔ اب
تھے کہا جس احمدی ہوں۔ اس پر وہ مشتمل
ہو کر انگل ہو گئے۔ تو دستیقت
کیجیے کسی بھی عورتوں میں تغیرت فرمایا کرتے
تھے۔ حضرت مولانا اول ٹبلیغی عورتوں میں
ہر تیری سے دن درس دیا کرنے تھے اس
ہمساری پاہر کل جما عنستیں دروس القرآن
سے فائدہ نہیں اٹھا سکتیں۔ مگر کوئی
ہمارے پاسی مذکور یادہ عالم نہ اور
ہم سمجھتے ہیں اسی لئے

کار بہب پھمان اور خان سے جائے۔ ورنہ
ہمیں بنا پڑے گا کہ ایک پھٹن لفڑ
باندھ رول کریں مصلی اللہ علیہ وسلم سے ہی
ٹراہوتا ہے۔ ایک لطیحہ شہود ہے۔
کہ ایک پھٹن فتح پڑھا کرتا تھا۔ اس
نے نقہ کتاب ”کنڈ“ پر صاحب مدعا فتویٰ
اور اس میں بھاہتوں القادر
خورس نوں کو اسلام نئے دیا تھا
وی سے کہ دہناد جو ہر بیتل پڑا کریں
مجھے یہ بات سکنی نہیں افسوس پڑا کہ
بڑا رہ کے سلیغ سے مجھ سے ذکر کیا کہ عربہ
سرحدیں عورتیں جو ہیں نہیں جاتیں۔
کیونکن اس کے درستے ہیں۔ کہ خان ہیں
چاری اس میں جنک ہوتی ہے کہ اس
خطہ کے بعد اور کے بعد جو ہدایتیں
الذوں نے کہا کیسی کام شہر کی بات
ہوئی۔ ورنہ ہمارے ہاں تو پشاور میں عربیں
جو کے لئے باتا عذری سے جاتی ہیں
اسکے کو حکمت بیرہ سے ملتی ہوتی جاتی ہے
اس سے بے دلایک دن اس پھٹن سے جو دیتی
ہیں طریقہ اور کوئی مصلی اللہ علیہ وسلم اپنی

سایم کارنٹن

اکنہ میں سے ہے
وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ مِنْهُمْ أَكَانْ
أَذَلَّ الْأَذْلَالِ لِلصَّلَاةِ مِنْ
يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعُوا
إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ۔

لیکی جب جمیک ادا نہ تو تم جملہ ہی جلوی
باتی قسام کام چھوڑ کر جمیک نہ رکے
لئے چلے جایا کرد۔ حقیقت یہ ہے
کہ مسٹر جمیک سلاؤں کے لئے درجہ
کے طور پر مالیں لگا کام میں
حکمت باتی سنتے ہیں۔ جن بیانیں
دین کی طرف لوچڑی طلاقی بجا ہے رسول
کرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روانہ ہیں جو اعut
کا تحریری حکم دینیں ہیں سبق المقا— اور
حضرت پیر موعود ولیہ الفضیلۃ واللّٰم
کے لئے ایسا

جماعت کا مرکزی حصہ نادیاں میں رہتا تھا اور حضرت سید صدر
علیہ الصلوٰۃ والسلام کبھی بھی بوقتیں یہیں گزرے۔
ایک لمحہ خان نے رک لیا۔ اس پر وہ
کھنچ گئے کہ میں جانتے ہیں کون ہوں۔
لندن کی طرف تکشیق کئے آپ کون ہیں۔
لے کر کہاں چھماں ہوں۔ اگر بشہزادہ خان یہیں
کے رہتا ہے تو اسے۔ اور اس لے
کم سب کے باڈشاہ ہیں۔

کے ساتھ ہی نہ اس اسی دنیا احمدیت میں
دفن ہو جائے گی۔

اول نبی اسلام کی بیٹی گوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے۔ اور جو اپنے کو صحیح مودودی کے ذمہ دہ نہیں سمجھ رہا تھا۔ اور جو اپنے کو عالیہ غالب ہوا ہے کا۔ احمدیوں نے مودودی علیہ السلام نے بھی الشفاعة سے تیرہ بڑی کسی یہ
پیش گئی تھی کہ اس کے کارکن اپنے کو دنیا
کے کارکن میں سمجھ رہا ہے کا۔ انہیں اسے
کسی بھی پیش گئی کام سے کارکن کی وجہ سے کا۔ انہیں اسے

حضرت سید موعود علیہ السلام کے معابر مصلح موعود کی فرودت

اور

لاہوری اہل الرائے حضرت کی بعض غلط فہمیوں کا ازالہ

راز حکم مولوی محمد ابراہیم صاحب ناظل تابانی)

پیش گئی مصلح موعود بنی حضرت سید موعود اور قالبِ ادبی دی و تھت ہر کوکب
علیہ السلام کے مارچ ایجاد کا ایجاد دنیا ای تعمیر
کے خلاف اپنی میسیم کے خیل اگلی مرید
میرے ساتھ معنی میں میں گذرا چکی ہے۔ اب
میں ان کے لیے یعنی درمرے اعزازات کی
طوف تپہر کتا ہوں۔

جناب مولوی محمدی صاحب لاہوری
سابق ایم ایم ایم میکن خلافت تکھی ایں۔

”اگرچہ مصلح موعود پیدا ہوئے
یاد پیدا ہوئے اور تو اس کے ذریعہ
تو اپنی دنیا را ہوا راست پر آ
جاتا گی۔ پھر حضرت صاحب کی
دوستی پر غلط طبعی ہے کیون
صدیقوں کے بعد راک مایوس
جسکے ادھر میں نہ ہو۔

رالمصلح الموعود ص ۲۵

علوم ہوتا ہے کہ جناب مولوی صاحب
مودود نے بن دیجی ایک بات حضرت
سید موعود علیہ السلام کی طوف منوب کری
ہے۔ یہ کیون حضرت سید موعود علیہ السلام نے
ایسا اسلوب کیا کہ اس کے بعد اپنی اخلاقی
اسلام اور ایمان کی اع肖یں میں آجائیں
لکھا اس کے دنیا میں یقینی اسلام
پیدا ہوا اور اس کے بعد اپنے اخلاقی
اسلام کے اطلاع پر اس کی پیدا اخلاقی
اسلام کے اطلاع پر اس کی پیدا اخلاقی کے لئے
اسٹریٹر ۲۶ روانہ ہو۔ ملائمیں سال کی
سیما کا اعلان فرائی اسی طرح اس کے
بلبری اسلام کے برابر مصلح موعود کے دہ
بلبری اسلام کے برابر ملا اتفاق ہے جیسا کہ
اور پیش اول اس کے دنیا کو اور
بچپنہ اور بڑا۔ یہ کیون حضرت اول کی دنیا
دانوں کو مصلح موعود کی جنبدی داشت کی خوا
دے کر اپنی وہ خواہی درستا ہے اور یہ
دنیا سے کہنے خواہی جائے کہ اور تو شیخ سے مصلح
کاب روشنی موندا ہو۔

آپ کا یقینی مصلح موعود کا ایسا بیان
ہے۔

”تم پر شکوئیوں کے گھومنا
کوئی جدید ہیں کہ اس سے مختلف کی مختلف
صورت کا ایسید کی جائے کیا اس کا درجہ
حضور سید موعود علیہ السلام کے شاید
یہاں کیا گی ہے۔ کام کے متنبھی یہ تینی
کیا جائے کہ اس کا طبق حضرت سید موعود
عیاض اسلام میںیہ امور کے دنیہ سے فری
ٹرپ پر شکیوں میں مصلح موعود کے دنیہ
سے فرمی طور پر دفعہ اسی اسکتا ہے صلح
مودود کے طور کے ساقی ہی سارے دنیہ
یہاں ادا ہی طور پر غلبہ اس کا طور میں ہے۔
سید موعود علیہ السلام کے کہیں بیان
ہیں فریادیں۔ اگر اپنے کامیں اسی طریقہ
ہے تو یعنی اس کا پتہ اسی طریقہ
الله تعالیٰ نے چکا اور حضرت سید موعود علیہ
اسلام کے مارچ ہوئے کہ مصلح موعود کے دنیہ
کیا فرودت تھی تو انہیں کے پامیں اس کا کیا برد
ہو۔ لکھ جو جواب ان کی طرف سے ان سوال کا ہے
دھی ہماری طرف سے بچا ہجما جاسکتا ہے۔

”هم دسری یونیورسٹی مصلح موعود کی
حکمرانی کو کہ دیکھتے ہیں کیا الہب
کب کے والائیں تو تکرہ
الشہادتیں سے صاف مسلم
اجھا ہے کہ تین مصلحیوں کے کہیں
کے لور جب لوگ علم طور پر
سیم کو دیوارہ آمد سے باخس
ہو جاتی گئی تو اس و تھری
سے توک اسی سندھیں داخل
ہیں کیون میں جو تمدنی
اسی سندھے کے غلبہ کو مدد ہے

رسلا کر کیتے ہیں اور زندہ خدا نہیں کہا۔
زندہ رسول اور زندہ دکال کتاب ان کی
تحمیہ دیں اور تقریر دیں میرے بھائی اور سعی
جاتے ہیں اور سیدنا حضرت شیخ ابو غوث علی
السلام نے علم عالم حضنے کے لئے خداوند نے ہوشے پانی
خیز بردیں اور تقریبیں کو مددیں اور فرزین
کرنے پڑیں اسکے دادشیں بھی جیسے
حاصل کر تھے پہلیں، لیکن ماشکری اور معنی
کثی کرنے پڑے ہوئے اپنے چون کام ایم پیش
کرنے پر ہوشے بھائیتے اور خوف بھی کھاتے تھیں
اوہ بگی کیا نام بھی پیش کرتے ہیں تو سیم روز
علیہ السلام نے مرتقب عالیہ کی تذکریں
کے ساتھ پیش کر دیں تاکہ پیر دادا یعنی
تو بولیت عالم بیکی اور صاحل ہو اور پیر صاحب اینہیں
میر جو طبقہ حضرت کرم مخدوم و علیہ السلام رحمۃ
اسلام ایسی تک مخلصانہ رشتہ دھکتا
ہے ان کی بھی دھوکی ہوئے رہے۔ لیکن
اس اخفا کار دکنیا حق کے باوجود
ان کی تسلیم اسلام کا کوئی عقد نہیں تھا
پیس ہے بلکہ اندھہ نی طور پر خود فرمایا تھا
کی جماعت درود بدقداد کے انتہا رک
سم اور اس کے اختبار سے بے ای دلکشی
اور الخطا لا کی طرف چاری ہے۔ عقابی ای
کے سر میخود حضرت مرتبا بیٹی ایں گھوڑی
غلیظت المیح الفانی ایہہ الشہشہر والهیں
جماعت پر قسم کی بروئی اور اندھری تھخت
کی المحتویں دوسری میخود ریاستہ دعا یا یون
کے پار جو خود کے انتہا سے سفر ہے
بُعدِ بھی ہے اور اشد سورخ کے انتہا
سے عالمگیر شہریت مقتولیت ماحصل کر
ہیں۔

البخاري

غیر مجب این کے ادا کرن کو اور مکنون اگر کاملاً
 جذبہت سے الگ ہوئی مقدار سے ذلن سے
 خود دشکر کیں تو اور فرقہ بین کی اصل وجہ
 ان کو مسلم ہو جائیں کیونکہ جگہ ان کے پاس
 رہا بیان طور پر زندہ خدا کا نام ہے۔ لیکن ان
 کے پاس زندہ اور مستکلم رہا کہ تاریخ پیارہ و فریاد
 نہیں ہے۔ قرآن ان درجہ حجۃ القرآن ان کی پاس
 موجود ہے لیکن زندہ اور دل ان قرآن ان
 کے پاس کیلئے کوئی دلیلیت ہے۔ ان کے نہیں
 پڑنے والی کو اقرار ہے۔ لیکن ماڈلین بنی
 حضرت مسیح علی اللہ علیہ وسلم سے آکاں
 نیضان بارہ کا شرتو منع و مدد ہے حضرت
 سیعہ مولوی نعیمہ الاسلام کی صداقت کا نہایت
 افراط ہے۔ لیکن اپنے کی مدد و مدد
 شانیہ کی مددت میں قیامت تک مدد جو ری ہے
 والا اٹ ان جو خدا میں چیرد کی طرف ہے
 ملائے۔ اس بوسے ہر سے نہ ان رحمت ر
 نظریں سے ان کا مکمل کمال اور سنبھل ہے۔
 رحمت و منصع کے دو یہ سنبھالنے کی نعمت
 نما اللہ علیہ السلام کے تھا۔ سنبھالنے کی بات فی
 سیکھ

دغوت فکر

احدیت کے بعد ان رشتہ سے ہے
وہ غیر مسلمانوں نے بھائی جو کہ سیدنا حضرت ایک
موعود و خلدی مجدد کے تمام دنایا اور
آپ کے ... دشمنوں کو صدق دل سے
ایساں لانکے بندی میں رہا۔ بن حمدی
اسیدن و امام حضرت مذاہبہ العین
محمد زادہ حمدی رہا لذیشوں رہے ذات
طہر پر افضل و مذہبیں رکھتے ہیں۔ ان کی
سب سب اور فہم رساد ایسی خیر صاف کو
دعویٰ کر کر ہے۔
پھیں زمانہ پیشی دوسرا میں جنپی بات
تو بے تدبیسی اسی ایں جو اعتدال ایش
غیر مسلمانوں دوستی کو نظر پا یعنی لذت کو
یہی مزاج مغلی الحلقہ دلائلہ کی ۱۳۰
فردری مالی ملکی الشان اور عین المقربت
پڑیں گے کہ ایسی رازی کی آنکھوں کے
اس سے غلت ایسی کل طرح یہ پڑتے ہیں
دوچھ کر خوشی سے اچھتا اور جذب پاری تھا
کہ درگاہ میں مسجدات شرکتیں جیسا مولیے وہ
یہ آتے تھیں۔ انکی انوں مکالمات کیں ایسی
فی المسئوت دلاردن یہ میرون علیهم
دھرم مصلحتون تائیدات معاون چکر
رسنگلات کے وقوع پر قدرت شناسی کے
کے موعود فلیظیہ کے شش حال ہیں ان
سے اعراض کرتے ہوئے یہ لوگ دغتی
سپاٹھات اور ریکت تاویل میں متین
ہرگز کے اور دشمنان احمدیت کے ہمچو
ہر کو کذب اور افتادگی اث عتمت پر اخراج
” یہ میں کہا کہ میری زندگی پر مرتبت
یہ میں مانتا ہوں غیرہما العین عفرات تبلیغ

حضرت صالح مودودی کا نامہ مبارک اور غیرہ بیان الحفاظ کو معموت
بینت حکایتیں اور حدیثیں تذکرہ

از جنب حکیم احمد ضامن تحریر **السریم** در بسته مقدماتی احمد قاویان

اکی مروہ گلکشیں احمد بیں پھر پہنچا
ہر رجڑ بن کیلے نہ سپر اس تھیمار
نقش بلکل بلوں کو جس کیلے نہ کان اخراں
دے اختری بخواست نے کان پر چھڑاں
۴۰ فرزوں دی کئے نہ عدیر جو صی خوشی کی مہیڈا کرد
یہ کیون کھاس استخباراں بیں، سلام کی میر
منشی اور اسلام میں دامی بھسرا کا
تھا اور شرودہ دیگاہی ہے۔ اسی نئے نہر
انت احمدیہ کے لئے طب و اہمیت اور
اسالے کی حمدہ ملک کا تراویہ کا گانے کیاد
۱۔ اس دن اللہ رب العالمین۔ وحی
یہی اپنے ایک پیارے بندے کو کہ
دل میں اسلام اور بنا پیا ۲۔ کرم علیہ الم
صلوٰۃ والسلام اور قرآن عظیم کی صدائی
شاعت کا انتہیا جو شش لفڑا درجی
مول کے لیے اس بندہ خدا نے اسی
درود دعا علیکی تھیں جس سے باریقی

و رحم آیا در پر مژده سنا یاد
بین بچھے رحمت کا زان دیتا ہوا
امسی کے موافق ہوئے بچھے
ہاتھا سو میں نے تیرتی تشریعات
کو خدا ارتیرتی ذخائل کو اپنی
رحمت سے سماز شد.

جگدی ای آخر
فنا در قیم خدا کلام جوں نے اپنے
کہ میراث مذاہم اسلام حکیم و خود ملیل
ای ز اول تا خاتم امانت کو پڑھنے
میرزا ہے میں انسان ضعیف البنا
بایخو اسلام نہیں ہے لفاظ ایک
ت اور حملات میں مخلص بہتانے کے
مغلائیں اسلام نادیش کلام سچوں
وہ اور نسبت کو سست کرنے کی طاقت
اندر کھلتا ہے ادھر سلسلی ایک
درد نشان سے نے اپنے پیارے
سے ہے وہ دارے کے ایک ایسا کائنات
کہ ہر قسم اعلیٰ طور پر جو دنیا اسی
کی قدرت ہے۔ اگر انہیں صفات
کا موصوف مولودا پڑے میں عین
یا ہمگی میں تو لا ایس بے عالم ایں
در سلطان خدا کی سہی کاذب نہ ثبوت
جو بیات کو کہ کر کیا یہ مرد

کلی پیش و ده بات خداوندی کی اور ہے
و مدد و دعوی اسے دنہ کا جہاد اور اسی
کی وجہ کی دل کی سیزی کے لئے
محکمہ حضرت علی العطاء طبلہ دلم شریعت کو کی
ت اور اسلام کی تجھیں اساعت کے
امدادی روزگاری کی اینی نیروں مدد و مدد
و مدد ایک دل کی سیزی کے دل میں

حَفَرْتِنِي مَلِحْ مَوْعِدَ فَضْلِ عُمَرِيَّةِ الدَّلِيْلِ تَعَالَى
ثَلَثَتْ بَيْنَ سَيِّدِنَا حَفَظْتُ عُمَرَ وَبَيْنَنَا فَضْلَ عُمَرِيَّةِ الدَّلِيْلِ

از مکوم موونی غیره القیس در سعادت داشت دلخوشی قادیان

جاءتہ بیرون راگوں نے بھی اپنے سپاہ کرنا
چاہا۔ سان کا اور بسیرہ فی مانڈھوں کا بھی
عصر میں ہے جنکے طبقہ پر نعمت
مشکلیں حل دلت۔ فدا میں بھی۔ فدا
امراہ سلطنت مصری۔ نعمت خذیلہ تم خود
فتنہ میں تھیں اپنے پر شد، بد ناطی ہیں۔
کھنڈر۔ بھی اللہ کے نجیب
کا بجا ہے ریشود شش کوں کا کمرہ مراد جاندا
جس کی وجہ سے بروہست و مطہر عزیز
ظہش تمہاری امداد تسلی کی کہ المعریح اور
یار سریع فاقہ اسما، بونکا۔

۷۔ جذبہ دا لوں سنتے ہے کی کر
جب شام پر چور کر سئے کام ادا رہے نیا لوں
خوبیت خود رکھنے والی شرعت خاتم الصلوٰۃ
سے وہیں نیچھیں کو جو یہ سے کے تمام
تاکے کو کر دیئے۔ اور وہ تیزی کا چڑیاں
نہیں سکتے۔

بچوں کے امنلاع میں جہاں زیادہ از
مسلمان را چھڈت آباد ہیں مسلمانوں کی تعداد
سے ساندھ افغانستان پر آئیہ سماں

وہ سکانہ نام یہ شرحی کا پار کر کے
ایسیں مدد دینا شرط دیتا۔ اور اس
کام یہ سیاسی فورس کے پیش لفڑوں
مددوں بھی شدیدی کی تھی۔ تو یہ مباب
بناتے ہیں آرپوں کے ساتھ تو اس
طریقے ایک منظر طلاق میں اس سلسلہ قدر

شہر میں خاباڑا اور کرم بیویگی۔ مادرات کا جانشین
بیویے کے بعد حضرت عضن عرب (صلواتہ اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور
شہر میں خاباڑا اور کرم بیویگی۔ مادرات کا جانشین
بیویے کے بعد حضرت عضن عرب (صلواتہ اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور

لئے خواست ہی ایسی رہ پچ بیوک کی
کہ باشادہ سلیمانی کے خداوہ جماعت کے
دو گھنے اخبار مسلم پیش - وکارا - تابع

لهم زانیاں سے ملے تو رہ کر
مرت حمزہ اسلام کے دوڑاں

آئزرس میلے ہندور کی اداوارہ بیک سچے
بھوٹ اسی علاقوں پرستی - اور
پاٹا شادہ تسلیم کے مقصود دکار گیت کا
وہ فتحاں ہیں۔ اور وہاں فری
درد دارہ اللہ کی طلاق کے
شکت تحریر ریکارڈ فصلی علی
اللہ تعالیٰ نے خداوند کے

۳۲۔ میرزا جعفر کے خوف سے
خوبی کو دے دیتے تھے
کہ نہ تھا عالم مبارک عذیز۔

میزان چیز را که بدهیم گوییم. از مصالحت
پیشکش شرط داد کردی - تاکنین تصریح نداشت
بر محمد احمد ایشان تعلیم نداد - لذا

مک ایک سہاں میں سے عین قریب میں اس کو پہنچ دیا گی۔

حضرت سیدنا محمد مصلح موعود کاظم
اقدس پیغمبر خوش نعییب ہیں وہ جو
اس سرحد اپنی جہادیں روشنی دیں اسلام
کے سلسلے پر کوئی رہنمائی فوجیں دافع
پر کوئی خدمت اسلام کی روشنی لئی نہ
حاصل کریں اور اور نعییب ہیں کوئی دو چوں اس
کے برگشت میں نہیں تکہ اس کی دشمنی پر
کربلہ میں۔

چیز مسود از دیگر کامل نهیدن تا ختم را
کر خداوند آن را بخواه اشتبه هی از دستگذشت
آفتاب آمد لیسا را نهاد

دھوپ کی تباہی اس امر کی راہ پر
دلیں سے کہ نہایت عالمت مشرق تھے
طلد و بکھر خلصتِ الہم پر آیا ہے
اور اب دن ہے رات نہیں ہے افسان
کی ثافت سے یہ باہر ہے کہ اس پڑھتے
دھوپ کی تباہی اس امر کی راہ پر
دلیں سے کہ نہایت عالمت مشرق تھے
طلد و بکھر خلصتِ الہم پر آیا ہے
اور اب دن ہے رات نہیں ہے افسان
کی ثافت سے یہ باہر ہے کہ اس پڑھتے

مہوئے سورج کو پہنچ کی طرف لوٹا۔ اس
آدمیت اپ کی تحریکت نہ کا اور زمین پر
چھاٹی بُونی دعویٰ دعویٰ کا ایک اندازہ
اُنکار نہیں کر سکتا ہے ایک وہ ایک
نمازیک اس کو پھر لی میں لیشائی تو مہرہ افغانی
عِ الْمُبَرَّکِ نکلے ہوئے سورج کی درجت

اچھی بُنے مذاق ایجاد کی جائیں اُپ سے
حبلہ اور دھان کی شکست اور رواڑا بُست کو
اوٹا ہے خالم کے سامنے پیش کیا ہے جس
کو اُپ سے جو موڑ ضیغی کو نداشت سے سامدہ
اپے اعزاز اتنا دا پس لیتے پڑبئے میں
ج تقدیر سپا دینی کی مہرہ اور معرفت زبانی میں اُن

جنم پر آیا جو اپنی اس کو کمی بخواست
پر عجب ہو دکر نے کاگز آنستاب امنے
پورے جلال کے ساتھ سر پر آن لیتے
اسی طرح اسلام کے انتبا الکار
یہ مروغود آنستاب لیکب امنے دلت
پر اینچ چکتے ہوتے نشانات کے ساتھ

مشنون سے نکل دیجئے ہیں اور میرپور کے اور میرپور
کے اندر بھیز سے کوڈہ کر کے روانچی پیٹ
کے لئے اپنی بیٹر رفتاری سے آگئے
آگے کچھ جا رہے ہیں۔ اب کوئی زانی طاقت
خواہ انقدر دی سو یا جھنگت خی بڑے
بڑے سے کہ اکتوبر کی ماں کاں پہنچا بیٹ

پر اور میں را بخوبی کی اسلام کے
اسن رو خانی سوچ کی تینیں کی طرف
روشنی میں پہنچتیں۔ اور نہ اس
کی تباہ پر حجاب دلانے سے یہ خوا
اسن کی راہ میں بخوبیں نہیں کہا
کے دل پاؤں آئیں۔ پر دادا خوبی کو خوش

اپنے در کو رونگکرے گا، دنیا سے
بنتے دینی کے انذیری سے کو در کرنے
ہسلام کی برقشی سے مغرب کو ملے
الوار جنباڑ کرے گا۔

وکان امر اُمقضیبا
بے خدا سے اسلام کار و گام سے۔

کرشمے کے لئے !! روح حق سے تائید
پاک جاؤ اولادِ عالم اپن کھلا ہوا ہے اپنے
اپنے چاری سینے پر بھرط امام جمی کے فرد
جنیتِ حمد کے پامیں ریاضتِ دینگیں بیداری
جس کے مراتب عالمیکے متعدد پارتو تعالیٰ
کے فرضیہ پامیں سے فرد و نسل دیگر ای لوگوں

مظہر الہادل، دلائی خزینہ المحقق و اعضا رکان
الله، نبیل من المسکن علیہ السلام اسی
کے نام پر مقدمہ پڑھے۔ فتح بابی اور
ظفر بابی کی تکمیلہ اسی کے درست مذکور
میں تلمذین کی کوئی ہے۔ آج دنیا پر فتح
اسی سے کیا مدد و نفع کیا۔ ایسا طبقہ شہنشاہ

مرت اور حرف حضرت مجدد مہبود پیر عزیز

خوب شیوں کو پاہان کر کے کھلانا
سماں بھکن نہیں کہ مراتا تھا
انپی قدمیں سخت کی تذکب کر دیوئے!
(الصیت)

چنانچہ ایں اپنے دعویٰ کی آیا۔ حضرت
رسول علیہ السلام کی دنات کے بعد
مئے تینے خیرت خلیفہ وال وکھڑا اور
ادبیں ان کے بھروسے پر یقینی تھے ایسا
دعا رکھا جس کی جماعت کی نیادیوں
کو خداوند اور دیگر ایسا جس کی
لذیذ کردی۔ اور اس کے نکام کے
لئے اور اس کی کوئی قضاۓ پیش نہ ہو۔ وہ اگر
کرنے کا کوشش کیا تو اور اس کے کام اپر
درپ طحائی اور ایسی طرز اس کے ہمتوں
لئے خوبی نہیں اس ساتھ ہمچنانکہ اسے
ت دنستیں اٹھدے ہوڑت ہی کوئی
چاہیعت کو سنبھالنا چاہیے تو دشمن سرو
ناظم ہیں اس امریکی طرف اشارہ ہو رہا
اگر لڑکا تھا خیرت خلیفہ اس احمد خدا خشت احمد
دعا سے اسے نسبت ماننا کوچھ چاہیعت
وہ بھی کہیں ظہر آتا اور اسے ہم خدا
سریں جوڑ جوڑ کر کشیدہ ہو چکی مصلی۔
پس خدا ہنسے شہاب کے دو دین
اس سے نہست و نہ سایہ سے جو گلہ ادا

کے استاد و شیرازہ نصیبی میں سے تائیم
پس بی خطر را کے تھے لفڑا کرنا تھا
عمرت کا کوئی امام جو جو اس کے
راہ پر کوئی بھرپور سے بیکی اور اسکے
کام کرو گیت کرتا تھا اور جو عمرت کر
جو نصیبی میں سے قائم کر دے۔
عمر سے اول پہنچ احرار اس طبقہ میں پہنچ

دیکھ دیکھ پڑے اپنے والے سے
بنتے تھے۔ مگر اس ناچبر بہادر بچوں کے ساتھ
ایں الائے ہفتہ حضرات کا ایک بھی نہ ملی۔ اور

سازی سے کہے سازی سے اس کے سامنے
بڑی بھرپوری کیا۔ اور بیوی اللہ تعالیٰ
کے اس کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود
السلام کوئی سرسری سے دندگی خدا نمازی
بڑی عالم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے
چونکہ فتویں کے انصار اللہ جماعت کی تعلیمی تربت

کے درود اور راشد اور عقاب لئے دشمن کے بیانات علیحدہ
کے قیام ملکہ ام جماعت کے استحکام اور
جذبہ احمدیت اسلام آنحضرتؐؑ کی کاروبار
کے درود برائیا یہ سچھی کو کون فہمے نہیں پہنچا
سے دنیا سے روشنیاں کر سکتے اور غلبہ اسلام
امان پسپا کئے کے سے ملے مصلحے ریوں
شکست ورثت تھی۔ اور اس اصرار کی ضرورت فتنی
میزبانی سچھی موعود خلیلہ الدینؐؓ کے بعد ہی انہیں
کہاں کہاں سکھا دیا۔ ایسی احوال اور روح القیادت
کے خالیہ یادت و نہاد القادری میرزا جہیز
اور یونیورسٹی کے سافٹ اپ کے معاون
شیخ قدری کو ہماری لکھنؤ اور رادیو بیس پکاری
بوب شاکر دو محنت کی ایسی روشنیاں کو دینا
کسی کو تینی کو کردی وہ اسلام کے ساتھ
کوئی کوئی نہیں۔

بعد سچ پنج مطلع مرود کی کوئی ضمیرت نہ لقی
قوہ بار سے لاهوری حضرات نے اپنی مددگاری
انجمن کرکیں آپ کا جائزین پناہ کھا رہے۔

اس کا نزدیک طالب ہے کہ کوئی دنیا کی
بستا ہے اپنے کو کہاں کے سکے بدلیں ایسا درجی
ابس کی تو آپ کے بعد ضرورت ہے۔ مگر
حقیقت سچے مودود کی خود نہ ہے۔
ہمہ شیعہ ایک دن اپنے کذب نام کے
معاصی کو کیا تھا کہ اپنے کو کہا کے جائے کی
لیے بھی ہے کہ آپ کے وجود کے درمیان
بھی سے اٹھ جائے کی وجہ سے جماعت
کو خوش خبر کے اندر دنی و مری ابستار
مش آئے داسے تھے جس کی وجہ سے ان
کے گردے کا خط و در پیش تھا۔ وہ
نئی اور ابستار اس باشت کا لفڑا نہ کرنے
کے لئے کوئی شخص وادی الفتن کی تائید
پا کر کہ ماہور جاؤں اگر کہ ہدیٰ جماعت تو
لبخال سے پہنچ کر خوشی پر موجود علیہ
اسلام نے اوصیت کی۔ اس ضرورت کا
اٹھا عالمی طراویہ ادا۔ اور رکھا تھا کہ اسکا
میر سعفین کو خواہ حمایت کی سکھائی کے لئے
اسی سکھی کو خواہ رکھا تھا اپنے اپنے خواستے
مگر۔

جب بھی لے دناتا ہے قدر خدا
کاس مناسباً بہبود پا رہا ہے اور
دشمن رور میں آ جاتے ہیں باہر
خواز کرنے میں کارکام بھجو گئی
اوپر فین کر لیتے ہیں کاپ یہ
جاہوئت، تو بوسوچا سے کی ادا
خود جماعت کے لوگ بھی تزویہ
میں پڑھتے ہیں اور انکا کریں
لڑت جانی میں، اور کسی پرست
مرتد جو سے کی راہی اختیار
کر لیتے ہیں تب عزم اتنا ہے
وہ صریح تریب ابھی زیر دست
اندرست خاہی کرتا ہے اور اُن
ہر لمحہ جماعت کو سنبھال لیتا
ہے۔ میں جو اپنے کھلے ہمراہ ہے
خدا تعالیٰ نے کے درجہ کر دیکھتا ہے
جیسا کہ خوشنیت ایوں کو صدقیں سکے
ڈانتے ہیں پرانے اس سبک کا خوشنیت
صلکیم کی ووت ایک بے دقت
نوٹت جنگی کی۔ اور بہت سے
ہر دیشیں مرد بندھ کر جائیں
جیسی مار سے عمر کے دیوانیک طرح
بڑو گئے تب خدا تعالیٰ نے سنی
مشترث اور بکر مددیں کو کمزور کر
دوبارہ اپنی نژادت کا مژونہ
دکھایا، اور اسلام گناہ بود
ہوئے ہرگئے نہماں لیا.....
..... مسادے غریب دیکھ
تمری ہے سنت اتنی مسٹہ ک
خدا تعالیٰ نے دو تدریجن دکھلتا
بے نہا مکالمہ الغولی دھچوٹی

حضرت شیعہ موعود علیہ السلام کے موالی بدری خواہ کی نظر در

(القيمة المضافة) ٤

دیادہ اپنے اپنے بھائیوں کے
اس طبقہ بن کر خوشیں جو شہر سترے
میں اپنی بھوکا سیکھ لئے سو بہان درج ہی
ہے گی۔
(مقدمہ) حضرت فتح اللہ عوامی کی پڑھی
بھی یہی امر ایک طرف اشادہ کیا گیا ہے
چنانچہ وہ خواستہ ہے
در در اوج چون شود تمام کام
پیر مشیح یا گادر سے بیس
در در سعید بن مطر حضرت سیف مودودی
السلام کے بعد قیامت تک کام نہ رہے
اور یہی تین سو سال کا غرمه بکاری سے
مراوہ اپ کا زندگی کے ملینی اسی یہ تبا
جیا سب سے کوئی سچے مودودی دنیا کے بعد کام
لایا اور کام کا تمام مقام ہو گیا کام کے کام کو ترقی جو
صیف کے نے کوشاں ہو گیا اور اس دید
سے المحتوا میں نے حضرت سیف مودودی
السلام کو خدا تعالیٰ کی کوہ صحن و امداد میں
تیر اندر ہو گیا اور اپنے یہی تباہ کی

..... ڈالدی ہے۔ اور ترقی اسلام کا کام اسکے
لئے ہے۔ اور اونوں کو جس قدر نہ
درست سیسے موجود پلٹ اسلام کے ذریعہ سے
ہوئی ہے۔ وہاں ایسی زیادہ نہیں زیادہ سے
پہنچتا رہا ہے۔ اور اسی سے دو کام میں
مگر ہے جو سارے لامبیر ایسی الملا میں
حضرات علی کریم علیہ السلام نے دے سکے
ان سے دو کام سلسلہ اسلام میں تو درستہ رہنے
نے اس کام کے ملے دوار کے خلاف بناوٹ
کھڑا کر کے اس کام کو اپنے مقام پہنچانے
اور اسے زکام سائے کا بیٹھو اٹھ لیا ہے
مگر وہ یاد رکھنے کی این کی بفادت درکشی
اور حلقہ الطوار و معنا دار رہی وہ کو شکستیں
وہ معمول پے اپنی اپنی ناکار اور مصلحتہ سے
کی کامرانی پر ملچھ ہوں گے اوس دہ دی کے
کاموں کا ملے ملے یہیں کو دھیلیا یہی زیادہ سے

اسلامی معاشرہ کی عملی تجدید

حضرت سعی موعود ائمہ ایضاً اللہ تعالیٰ

از بیگانه شیخ عبدالحکیم رضا فیضی - ناظریت الممال تاریخ

مودودہ محمد علی دہلوی یا ماری نعمتی
کے نقائص کا ذکر کرتے ہوئے بات پایا
کہ اس کی عملی صورتیں دینی کی اقتداء دری
بدھالی اور عین معلوم نہ صرف دادت کا
ہدایت الہی ایک ارتکابیف دہ شناسی پیش
کر رہی ہی۔ اسے مددوں میں اپنے
برہو نظائروں کے مقابلے کا خذیلہ
کرتے ہوئے اس نے اس کا اعلانی اور
رسماں فی تدریون کو پاگز کرنے کی خواہ
ادما سمیت پختہ کی ہے یہ کہ دینی کی
حقیقی ترقی اسلام دخلاء کے لئے
آپ کو مردم اسوی میدان میں ایسی کیا
آخری کرن لٹھا گئی ہے۔

آج ہبوبت اور سائنس کی ترقی کے
ساتھ مسلم دنیا ایک بے پیغ اور
بیخی اہانتدار کے درمیانے گزر رہی ہے۔
رسویوں کی شکست کی وجہ سے ایک شہرو بناہ
جن بھک کے عورتوات کے آن پر پیدا کرہی
وہمہ اندر جس قدر سائنس کی کیجا ڈا
ساقی پر یوسوپی ہی مالک تقدیر تباہی
کے عورتوات زیادہ بڑھ رہے ہیں۔
دنیا کی مختلف طاقتیں دھخانی طاقتیں
وہ حامل ہیں۔ اور ساری ایک گردہ اس بات کا
عسرے والے ہے کہ اس کا نظم نہ ہونا و
اعشارتہ دھرستے گردہ سے پتہ اور غسل
کے ایسے اسے دنیا خالہ آندا ہے۔

خواہ ایسے بلبکے حصول کے لئے کسی
درست حاکمیت میں جائز نہیں ایسا کوئی ایسے
لئے پڑے۔

مخلوقی ترقی کے متعلق پہلی بار
حضرت مسیح اپنے حضور مسیح

ہمارے ملک کے وزیر اعظم جو
جنوبی کشمیر موجود سیاہی سبزیں میں چڑی
کے اسٹبلیٹ نے جاتے ہیں مادر جن
کے نیپالیاں مدد بھجو دنیا سے با ملک لانفلق
بھجو تھے اور ان کی دہنی کی فیضت
کا نہانہ اس مختبر سے کھایا جا سکتا
ہے جو پھر نئے اگست ۱۹۷۰ء میں
کے بعد غصہ خام و دستون میں غزوہ شروع
کئے تھے کیونکہ کیا پیدا بس اس مختبر
کا نتیجہ تھا کہ اس پرستی کی بحیثیت دی کجی اور
”Basic Approach“
کے بغذان سے ملک کے پڑے پڑے

بیانات اور شہود دسائیں یہی خاص
ہو چکا ہے۔

پندرت ہم و نے اپنے اس مضمون
کی اس تاریخ حقیقت کا کھلے الفاظ میں

اعتراف کیا ہے کہ آج دنیا مادی ترقی کی مدد سے اپنے کام کی طرف جامہ بھی ہے۔

لدر بھن سائنس کی نئی سے نئی ایجادات
ہماری مشکلات کے حل کے لئے کافی

جیسی موسکتیں۔ آپ نے اس اہم ملکوں
میں تکید زام فلام کے جریب پیلویر رائے

ذی کرستے ہوئے بتلیا ہے کہ ایسا طریقہ
کام اپنی فطرت کے تلقاً خوبی کے

خلافت پر مسی طرح آئی منے ڈپاک

پاپی بار کھوئے تھے اور بچا سے خالق د
نالک سے متاثر ابھی دی اور پیغمبر موسیٰ کے
ذریعہ سے نہ اسے اور حالات کے تباہیوں
کے طبقہ دینا۔ وہیں تو کھکھو لے گا میکن یاد
کرایا تا اس کے بندھے اپنے خالق کمی قرب
اور آستانے سے درست جائیں۔

بما خداوند تعالیٰ نے اسی عکس پر مبنی
علیحدگی کے ذریعہ منسوب نہیں کیا تھا۔ اور سب
اور سب ملندی کے لئے ایک کام کا کام عمل نہیں
خواہیں کی صورت یہ مانا جائیں گے۔ میں یہ سر
ذمہ کی برقرارر کی ضروریات کا اصراری حل پیدا کیا
گیا۔ تاکہ ان پڑا یات پر عمل پیرامون کی روز
انسان ایک اسلامی ادا فرض معاشرے کے
اگلست بھی نہیں۔ اقصادی معاملاتی اور

جذب خصم کی فزوریاں کو سمجھ کر اپنے مقعید
حیات کو پہاڑا سکتے۔

کے نامنہ میں طریقۂ اسلامی کی پابندی اور
معاشرہ و زندگی کے ذریعہ سے عرب کی منشی
ارجع اپنے زیرین اقوام سے جس قدر ترقی حاصل
کی تھا اسی عالم میں اس کی مثالی نہیں بنتی۔

اس زمانہ کے ریفارمر حضرت

مسیح موعود علیہ السلام
سرو خود را دریں سماوی نے اپنی سیوفت
سکانی پاٹھی کی روایات کو فراہوش کر دی
اسنے تقدیر کو بھول گئے، اور اپنے نکار
حمل کی سی راہ روی کے باعث مغلاب
دھوا دشکار کا شکار ہو گئے، اطمینان ملے
ان کی حالت پر روح فراہم کا پیشہ خود کی
سلامن دادیں کی تقدیس بھی بی حضرت پیر
درخواستِ اسلام کو اچھا ہے دیں کہ جو
معجزتِ رزیبا تاذدا ایک پروردہ خدا
کے وجود کو جوکس کرنے کے اُس کے قدر ملے
حصہ پا کے اُو دو اسلامی تذکرے اور صاحبِ
کے وہ پیغمبر کو فرمادا کہ کے دنیا نہ ہے
هذا کا تذکرہ بن رہی تھی، ان کا علاج مکمل ہو
سکے، اُب تک نہ کر اسلامی امور کی فضیلت
اور افضلیت کو لداہیں دیا جیں کے اثاث
کیا، اُہر اسلام کے روشن چراغ سے بوجے کے
پیمانہ شدہ رسم دروازے کے کارڈ میکار کو
دوڑ کر کے اسلام کو اندر رفی و بیرونی حمایہ

ایپ نے فیسا یا کوئی اسلامی حجہ پختہ کو
عملی طور پر اپنائے کے لئے نفاذ مانگا۔ اسی اوقات
ارض فلسطین کی روح کی مردودت ہے جس
کے بغیر تھکری تھصر جادہ دہاری سے جائز
رضیا کی دیگر میں الاظہاری سوسائٹی کے
دائرہ نگاہ ہمیں بھی بیچ امن اور خوشحالی
کی صورت پر پہنچ سکتے۔

اپ سے سر را یاد رہتا ہے جو
انفعال دکھارنے کی امانت و دیدانت کے معیج
معیار کو بیند رکتے کی کوشش کریں۔ ساگر
اپ پر حقوق کے سنبھال دے اپنے فائیں کر کے

گلشن کے درمیں دنیا کے سنتی اس اور آشنا کو راستہ رفت اس کی اخلاصی اور درستائی اصلاح میں لطف رکھتا ہے۔ اگر اخلاقیات میں دنیا کے سینگھر بُرے

پڑتے مٹکروں اور سیاہی رامنے ڈل کے
ہدایات کو دیکھ جائے تو اسی قسم کی بہک
اس سنتہ تک پہنچائی اور خوف دہراں
کی حالت کا نقش چاہئے سانے آئے گا۔
نام کے تمام خوبیوں لیتے رہاں اس کی پچا
میل دیکھ رہے ہیں۔ لیکن حق ہبھے کے کوہ اپنے
فکر اور پیر پڑھنے اصولوں کے ہمدرم جنگیوں
سلامیق ہم کے پائیدار استہ بستے بختی
ہوئے ہیں۔

خدا شی پیغام کی حضرت [چار سے تک کے دنیا اعظم اپنے نظر نہ شمع، اور فنا فرما سدھا، اور صاحبت

کے باعث اسلام کی تحریک لاؤ پڑھیں۔
لیکن ان کا پہنچنے والا مصلحت اور مصالحتیں روزانہ
کے سب کی بات نہ تھی۔ اس نے آن کو سما
مفہوم سنبھال کر جادو رشتہ تجھیں جو شفاف پڑا۔
یہ کاروبارے بعد درست کی خوش صفتی سے
کھسپ طرح ماضی میں اسی تکمیل میں بہت سے

رسانی اور اخلاقی را نہ کر جنمی
اسی طرح موجودہ زمانہ میں بھی دنیا کی اخلاقی
درستی و تحقیقی ترقی داہم، اور رسانی
سرفرازی کے لئے اسلام کے نبی مختار
کارروائیں کو مختوب کیا تا انداز
اور شانچی و محبت کا دہنیا جو معاشرہ
اللہ کی اور مدن کو بخوبی پہنچادوں۔ پرانی کتب
کے نئے نئے سے سالاں سے تیرہ صورتیں
پہنچادوں کے صورت سے ملیند ترافقاً آج چھ اسی
امن کا سماں اگست کرتے ہوئے دنیا کو تسبیحی
و سیادی سے سچے بچا لے۔

بیہقی مطہر علیان و مخلوق کے رشتہ
کو مذبوح اور استوار کرنے کا پیشام ہے
بیہقی محققی خداوند علیان کے ہدایہ کو
اجلگھر کے بیان اس کے لئے پیش
رسورڈ کا پیشام ہے تاہم دنیا کے
لئے نافرمان جو درجن سکتے۔

عہاد پھوس کی آنکھ کو بدل کر اسی تکوپ کو
خدا کے نور سے روشن کر دیتا ہے۔ اور
جسی پرچل کر ایک دھرم سے کے لئے
چینہ نہ سراں باقی داشتا کو فروغِ طلاقا ہے
اور بھلا بھٹکانا ان اپنے ائمہ زادہ کی
نفس کو جذب کر کے مدد و مدد حیات کو
پہنچاتا ہے۔

جب سے دنیا مرض و جریب آئی
ہے، پھر شاہی سیدم بی دنیا کی ہمایت
اور دامنا فی، کاروں بنت رہا ہے
پس پیغمبر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ
پیغمبر کی حضرت موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
اسی پیغمبر کی حضرت رام چند رحمی اور مدد
کرشن طبلہ الاسلام نے پیش کیا، دنیا کا

۹۰۹
اکبر غزوردی

گیا ہے جس سے ذاتی امدادی شخصی گلیت کے
کے حق کو تامث رکھ کر الفراہدی دلچسپی کو بیو
لائیں رکھا جائے سے مدد و گلکات دولت کو
روک کر اور اس پرشری پر باندھا گر
اصلیاتی اور عوامی نسبتاً دون پیغمبرزادہ
نقش و دولت کو تباہد سے نیا دعوہ رکب
درست کر جائے سکے۔ ورنہ کل قلیل سود کو چھافت
کر کلوڑا ذمہ دیدنات کے احکامات اسلامی حاٹوں
کے لامعی اور ضروری اجنباء ہیں۔

اسلامی معاشرہ کا عملی قیام
حضرت سلمان رضوی
ایمہ اللہ تعالیٰ
بنوہ العزیز

لئکن زمان میں آج احمدیت ایک بیوی کی اولادی
پیشیت میں کمر کر ایک تصور درست کی صورت
کا اختت پڑ کر ہے۔ اور انہیں سمجھنے کے خلاف
سیم شاشنگ کا عالمی دلخیل دیکھنے کے
لئے سماں دینیا کی نظریہ چاری حروف میں لایا
ہے اسلامی عالمیہ کی علیحدہ صورت کو اپنے
علو سے دینیا کے سامنے پیش کرتا ہے اب تک
من افراہی برود جیتنیوں سے چھوپ اپنے
کے بڑھانے کی طور پر ہے تمام اسلامی عالمی
عماقتوں پر مشتمل کر سکتے۔ اسلام یعنی رہنمادی و مدد

سے مکار کی خدمت نہیں دھلتا۔ کلکٹر کے پڑھنے
میں بھیں وسر دب سکتے تھے ملکے پر کوئی تاثر نہ کرو
جاتا رہیں مکن دینے۔ لیکن شو یا یہ پہنچانے
کی وجہ سے کو اپنا تقدیر نہ ڈالتی۔ جگہ کے پڑھنے سے
لیکن پڑھنے کا کیکھ دیکھنے کی وجہ سے اصل تقدیر کی
وارد دینے جو اسلام سے ہو کر ملکے قدر کیا ہے اسے
دہ دہ کر کے اپنے کام کا اپنے حوالہ کیں اور اپنے یقینات کو
اپنے ارزی بیدار کرنے کی سوچ مل جائے۔ یکجا انداز
مدھانی طور پر وہ دنیا میں نہ کی کی وجہ پر جو کوئی
کے لئے پیدا ہو گئے اور احمدیین کا پایہ تخت
مدھانی خدا ایک نندہ خدا ہے لہو تو میکن راتام
رسانہ ملکی خدا تعالیٰ کی ذات پر ہے لہو تو یہ احمدیین
اس انداز سے سوچی کی خودت کے لئے اخلاقی
کو اسلام کا عمل کیا تھا کہ مکار تھی کے

لے چکر پڑھنے سے رعد ایڈم اسکی تعلیم بہرہ ادا کرے
کے درخواست میں جامعیتی ترقی کے پیش نہ کر سکے
رسپریٹکیں سارے بجا اسی اندھوں کے پیش نہ کر سکے
اویز دلکش کرنے والے میں ہمدردی کا عنویں نوچ لون کو
جامعیت کے انسانوں کی جو خاتمت کی ہوئیں تو ان کا اور جو
بڑی کوئی بارہ سر جھوٹت سماں کی خدمت اور باری کی کامیابی
کی طرف کو چھوڑ دیا چکے۔ اسی اندھت کی کھجوری
کا وادت نہیں سے رجسٹر اول ہم نے شوہر اسلام کی
حقیقتی ورث کو سمجھنا کیا اور اسکے مطابق اینیں لے اندھیں کو
ڈھانے کے اور بیری خامہ نہیں کیا ذہنی انتشار اور اس کے
کوڈوں کر کے کامی کر کی ہے اور وقت چاہیے کو سوشل
کالا کام کی مدد سے خرد رکھتے ہیں کوچک خانلوں اور اعلیٰ کے
بڑے کامیں اندھی طور پر دینی کو دینا کو فرمادے کہ

کے طبق ہمیں کوپر مارک کے ذریعہ شاہی کا گرفتار ہے جبکہ میانچی میرزا مسکن نادیں سے مدد گیری میانہ کا دار ہے خدا تعالیٰ کی عروض تک اصرارہ پریتی ترکیا میں کے بارے کے تعلق کو بیشترین درستگاری اور کامیابی کا علمی مہم ہوتا رکھتے ہیں لہارا دیں ملکیتی پہنچ برستی — من کے

سے خوبی ملی۔ اوس نے احمدیت
بھی پہلے سے اپنی کامیابی کر دیا
تھا اسکے لیے آٹ میشنری خدا
تو ان فرازی اصولوں پر بناد۔
مگر وہ بخوبی ایک کے تباہ میں ان
شرائط کو منظر رکھا گیا۔
اس سے بعد کام ہو گئی ہے۔

جیک لوگ اسلام کی تعلیم کے
سلطان یہ نہیں سمجھیں گے کہ تم
سب ایک ہی جنس سے ہیں۔
اور یہ کہ جو اتنے ایسا سے ہے

وہی نعمتی کی تحریر ہے جو کی تو نعم شرعاً
کے لئے کیا گی عالم پر پیش چل آئی
اور دنہ آئندہ مدد چلے گی بھی خدا
دعا درستہ نہ ہے۔ لوگوں کو یاد رکھنا
بچالیے کہ کثر مول کوئی نہ بڑھ کر نہیں
دلے آئش فرشاں مارے دنیا
ستھن نہیں ہوں گے۔ پسچھس
طرب اعلیٰ کام کرنی چل آئی ہے
پس بھوکری ہے پس بونوم
دعا نعم سے حقارت کا حوالہ

لوقت ہے وہ نہ کام ملکا کیک پختہ
بھروسے مالا تکیں لائیں گے
حصہ رئیسے ہوئے یعنی فرایاد کی جس تک بیہ
بند کرنے کا جائزہ کر جو قوم یا حکومت
کی ایسی سب مکاریوں کی کاروائی کرے گا
وقت تک اور تمام فہریں ہو رکے گا
تو وقت خدا رکے اس ارشاد دار
لہوتا بات پر عمل کیجئی گئی۔ یکمین کمی
ت اور حلاالت میں اس بات کو اپنات
کے کو شرستہ کر افادہ کے قیام کی
اس کی تقدیر امام ہے حضرت صلح مولیٰ علیہ
ابدیہ اللہ تعالیٰ طبقہ بخشنہ الفریضیہ
ساری نعمانیہ اور اسلام کا
عادی نظم ہو دیں اسلامی تحریک

مشہر کے مختلف پارلیمنٹی میں سیرکن
راجکار دنیا کے سامنے ہے زور اور
تعمید دلائل کے ساتھ اسلامی ادھر پر
کوئی بست نہیں ہے۔
مخصوصاً انکی تقاریب کا خلاصہ الگ وہ چار
تباہیں کہا جاسکے تو یہیں تکمیل
کرے۔
اولاً، ہجوم وہیت کے سوابیہ داری کی حکایت
سے ہے افسوس سماجی پر کھنکت کا
وازن اندھکی کے باعثہ دلالت
وارانی تلقین ہے۔
دوسرا، کیزیون تقدیم کا سب سے بڑا
تذاذن کے لئے یہیں کامیاب
ہے۔ دلائل کی وجہ سے اُنہیں

لے کر اپنی دوستی اور دادی ہے۔

نکو تم کر سکے لئے اسلامی
لکھ رکھتی ہے جو اصول معرفت
وہ اللہ تعالیٰ نے پہنچا دیں
اس ستر کے ہیں۔ ان کی تفصیل
ایک بہت بڑا درس یعنی معرفت
میں معرفت مذاہ کے طور پر
ایک اموریہ الگفتار کیا ہے اتنا ہے
ام اس نے مذہبین القوائی

لے ساکھرے ہے۔ حضور نے ۱۹۷۲ء میں
بیشنز کے لفاظ اور متوجہ
ہماریا۔

وسری حکومتیں نہ
خدا دین خواست کر کے
نے پر گھوڑ کیں۔
میں سے کوئی فرمایا
چل کر سے۔ ترب
نے دلے سمجھا

ساتھ کر میں کا پیغام
بھی سعی میلے سے کام
میں مذکور ہے۔ اور
سعی بشر انتظار میں کے
و لا کرت کرق ہے۔
بارہ مشروط اولاد کے
تین میں مدل کا اضافہ
پڑاں ہے)
جن جنگ کی وجہ سے
کام نہیں جس کا خاف
دیں۔ بعض رفاقت
نفس سے طلاق پڑتے
حوال ای کام نہیں ہے۔
قصہ ملوک است اُن طرف

کیا ہے کہ مخلوق یا
دینیت سے دسری دنل
اگر اقسام کوئی فضائلہ
کا آٹھ بیشتر اسلام
وقت پیش کی۔ جب
کسی خالل امکان نہ تبا
ہے تو اس بحث
کوولا۔ جو ایک طبقہ
بیرون نہیں بالطفہ
کہ کتنا ہے کمل فقر
کسی کریم کا اس قسم
خداوت سوائے اپنا
کے کسی سماں احتک

ہادیہ میں سے کیا ہو۔
حق سب دنیا سے
حدیبوں کے لئے
لیگا اسی کی خلافت

تو بہ دیں۔ تو سلسلے پر ہمارے معاشروں کی نیادی تقدیمی پر قائم ہو سکتی ہیں۔

حضرت سیعی مودود علیہ الصالوۃ والسلام
نے اپنے زادبین مذکورین کی بارگاں تقریباً
جاعدت پیدا کی۔ جو ایک نیک بیچ کی حیثیت
رکھتی تھی اور اس سے چل کر رکھ کر پہنچنے والا
غیر محوال ترقی کرنا ممکن رہا۔ خود بیان حضرت
سیعی مودود علیہ الصالوۃ والسلام اپنے رسالہ

الوصيٰت میں ارشاد فرمائے ہیں۔
”سوہا عزیز و بچکار تدبیم کے
سلفت اللہ تعالیٰ پر کہ خدا انہی
دو قدر تک دھکتا ہے تھا جانلگوں
”

کی دو حصوں خوشیدن کو پاہال
کر کے رکھ لائے۔ سو اس بخشن
بھین کو خدا تعالیٰ اپنی نذریت
کو تزکر دے۔ ۔ ۔ ۔ ۔
سلسلہ درباری نذروت کا دیکھنا بھی
ذمہ دردی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔

چھپے گا۔ اور ساری کتب طرف
اُس کا شٹ خیز تکلین کی مادوہ
ایک بیہت بڑا درخت پر جاتے
گھا پس پہاڑک ہد جو خدا کی بات
پر ایک ان رکھتے۔ اور دوسیں
یہ آئے داسے استھانوں سے
شہر سے یکو کھا بستلا گھٹھلا
آنکھی ضروری ہے تاخدا غیری
آشناش کرنے مکون اپنے
ذخو بے معیت بی صادق ہے
اور کون کاذب رہے۔
حضور اقدس سے اپنی مختلف پیش
روں اور امدادیات بیسی و اساتذہ کا جعلی علان
حصہ یا لفڑ کی سر ہو جو دکے زندگی

سیاں بن نبیہ کی انتہا اور حادثے تکمیل
و دوستی۔ پس اسلام کے دن بنا جانے میں کیا
رسانش خواہ ہے۔ اس خوف و هر راست کے
باذ کا سبست سے انداختا تھے اسے
امام حضرت مصطفیٰ صاحب ابیرہ اللہ تعالیٰ
هر دو طور پر دیکھ لایک نام علم کیا بے بحی
لعلیٰ ہے چنانچہ حضرت مصطفیٰ صاحب ابیرہ اللہ
سلطان کے زادہ خلاشت میں دیکھ کے مختلف
النکاح میں قدر عظیم بہتان اتفاقیات
دینا ہمچوہ ہے۔ اور ہمہ رہے ہیں، اُنہیں
خالی گذشتہ روانہ میں ہمیں تھی اور پھر
وہ ہمین الاتو ای علیم رہ ایساں رہ کر ہیں۔
اس بست کا بیوٹ ہمیں کہ عالم نہیں تھا۔
الہام حضرت مصطفیٰ صاحب دعویٰ کی ذات میں پورا

کر	باشد۔
جہ	اسلامی تحریک کے لئے
پور	معاشرہ کو رائج کر کے
لیو	حضرت مصلی اللہ علیہ و سلم کی
	اور مستقل نبیاد دن
	ان فرمودہ تجلیل ہے

جنوبی ہند کا تبلیغی دورہ

بادنگرم مولوی سیمین بالله صالح سلیمانی

مشورہ الور سے بھی پچھوڑو لوگ آئے تھے
کہ اسیں سے کچھ جماعت اسلامی سے بھی متعلق
کر دیتے تھے اس مدرسہ میں تقریباً سو کم
موسوی شریف اور صاحب المبلغ کی وجہ سے
آپ نے کامیلہ اللہ الاصحیہ درس دیا تھا
اللہ تعالیٰ کیلئے گھنٹہ نکل اسے خواہ
کام کا خدا پرست رہا۔ اسی نکار پاک شیخ علی
ورودی ایضاً لفظی ترکیت کے ساتھ آپ
لے یہ امر بعی و اخی فدر پر بن کیا۔ کہ
جماعت الحدیث کا سالم پرایسا ہے۔
اور جماعت الحدیث اس کے علاوہ اور کوئی
لکھنؤں پرستی بنا لے چکی آپ نے اس امور
بیرونی قوتوں کی طرف کر کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خیر کو کم کے خلاف کرنی اور عدوں پر ہوشیں لا
اوہ تاج صلحان رو بہت سے نبیوں کی طبق
خائف کلمات منسوب کرتے ہیں جو مغل
ہے۔ اس تقریب کے ذمہ دشمن ہمیں کوئی
کوئی نہیں کہا اور فرمایا کہ جماعت الحدیث کو
کوئی اور نہیں۔

مولوی صاحب در صوفی کی تفہیر کے بعد
فاسد رکی تفہیر کی میں ہے یہی ایک مکھنٹ
مک تفہیر کی۔ یہ تلاوت غسلخواہ الرحمہت
غسلخواہ روت اور صد ایک احمدیت پر مشتمل
تھی۔ یا بسا جاماعت اسلامی کے موافق
کامیاب ذریعہ تھا۔ یہ نے اس تفہیری میں
بے پیش کیا کہ آج چاغت احمدیہ کے صناد
کوئی قوم فرم دکار نہ لے وہ جو داد مر رسول اللہ
میں اللہ تعالیٰ سے کی نیف رسالی فوج کی طرح
پسند نہیں کرتی۔

دوسروں تھوڑے سے رخصیت اور مدد و نفع

لذتیں ہے اور سر شخچن ہے ان سے اپتے اپتے
ڈوف کے مطابق فناہ کا گھایا۔
جسے اپنے لارکوں کا درکار ہے اور گام لفڑیم کو

او چون کسی کار میں چاہیے تو اس کو خوب سے
لے راد انہیں ہوئے۔ دیر گز کرایا گدھ کیس کھڑکی
کے لئے کام کیا پھر یخچوں عبارتی چھاپتے
کی اسکی کاریں یا ویگرے اس کو گرد کر کے
روادنہ ہوئے۔ موڑ ب اختتاب کے بینہ پر چڑھ

بیشتر۔ ہمارے ساتھی کا ڈسپلے پر
جیسا کہ اپنے بھتارے ہے۔ جو ایک گیرے کے بعض خداوم
نے ٹھہراتا چاکی سے فتح کیتی
اور درودات کے ورنچے نے صدراحت کی تھی۔
بروکلین شریف احمد صادق ایم جی بلکہ اپنا
عزم اعلیٰ تھا۔

میں ہرگز اپنے بھائی کو سمجھا جس کی تفہیری میں
بھائی ہرگز اپنے بھائی کو سمجھا جس کی تفہیری میں
بھائی ہرگز اپنے بھائی کو سمجھا جس کی تفہیری میں
بھائی ہرگز اپنے بھائی کو سمجھا جس کی تفہیری میں

اکٹھیت مہندوں کی تھی۔ یہی سے موچھے کے
سلطان تھا۔ بھی مہندی پھاشی میں کہ جاؤ
تھا۔ سب سنت مقبول ہوتی ہے اس کے بعد کام
خوبی شیعہ الحد صاحب مدنیت یا کوئی دعا

اسباب بنا دست مدنی صدر ہیم پور کا جلویں
کو تحریک پسپتے اور سرسے تحریرے اور تجھے
ہمارا کسی روز دیکشنا کا ذکر کیا۔ اس کا بعد
کل شام، نوک بہندا والی کچھیں دادا سے
سے منظر پر کوئی دلائی۔ اور اپنیں یہ کہہ کی
بھی تحریرے پڑھنی لکھا۔ ۱۸۵۷ء میں کارکوئی پیغام
تھے جیسا کہ ہونگہاڑہ خود حیدر اور درود روند
وہ بھی ہے دوسرے کار اٹھی تھی۔ ۴۷-۴۸ جنوری
۱۹۰۸ء کو اس نے یونیورسٹی پالا اور ایسکی
بادیں ہم سراسال جن جمیوریت منانے میں۔
ہمیرے بعد مولوی شفیع الحمدہ
یعنی نئے تحریر کی۔ آپ کی تحریر آؤ ہے
تک جادی ہی تو آپ نے اپنے تحریر میں۔
جمیوریت کی تحریر کی۔ اور بھارت کے
ٹافٹی بیڈروشن ہی جمیوریت کی جو تحریر
کی گئی ہے۔ وہ پڑھ کر سنا۔ یہ تحریر یعنی
بعت پسند کی کی۔
ان دونوں تحریروں کے متعلق صدی
مسنیہ طبقہ پوکھارانہ طبقہ مندرجہ اور وہ میں

مودودی کا شرکی دیجیتال خوشنامی انسخاف نہیں
اپنے اس تاثر کا اعلان کیا کہ قسم بند کے
بعد از تماک ایسی تغیرت ہے کہ اتنے میں اپنی آئی
اور جبکہ تمسطی کو کراچی نے سیطہ عدالتی
صلحت کی حرفت کا گھریں کا ایکٹھہ میربٹ
کی پہنچ کی۔

کی ایک چھوٹی بی کے چند مادویت لڑاکہ
سیناگری۔ اس کے بعد جس نے پوری گھنٹہ
اور گھنٹہ فروڑی اپنی صافیت کے آدمیوں
تک اپنہوں مسلم اکٹھا رکھنے اپنے
خداوت کا ایک گلہار کیا۔ اس کے بعد جماعت
لے چھوڑ کر اس طبقہ مسلمانوں کی طبقہ میں خود نوبت
سے ختم ہو گی۔ مقام اصحاب بحاثت اس
اہل کتاب کا ملیں رہت سرور دلتے۔

بے پروردگاری کو جاندار پر کارک دار گرام تھا
بے دینی بیجا پورے سے جہاں ایک خشن
عشرہ نشانہ ہی سے حضرت پیغمبر مسیح علیہ السلام
کے مقابله پر چند روزہ بیت کا دنیوی کیا تھا اور
جس کی تباہی فنا مارادی پیغام بتایا گئا کہ یہ
ائیٹ شہادت سے رہی ہے۔

لارٹ کو نہیں مبتدا کر کر بروائی اگر اعمال صاحب ہیں
پا ڈیگر جلد امنتفع ہو کر۔ فائدہ سپینڈ کا
امنفیل ملتا۔ اس جلسے کی شرکت کئے گئے۔

حجت دستور سازی اسلامی علی ۲۰۱۴
جنوری فلسفی کو حکم داد احمدیہ کا ایک
تبصیری فلسفی جذبی سند کے درمیان پردازنا
پڑا۔ یہ فلسفہ جذبی کامن پر مشتمل ہے جو لوگ
شتریت احمد صاحب ایقون میں مدرس
تاریخ دنیا در خاک سارہ رکن و نبی پہلے بحق
عمر بن الخطاب کو رکن دھرنے کا ارادہ تھا۔
مظاہر دنی کو کافی ترقی کیلئے بیسٹر آئے
ہمین سیاستی مرجع کا شکر لڑکے جس کے رکن
دنی خستہ کی خوبی کیلئے۔ ۶۰ اس درمیان کے
لئے خصت دنیا کیلئے۔ اس لئے اس نو رو
کے لئے میں ملکی سے اور ملکی فلسفی احمد
صاحب ایقون مدرس اس سے روشن ہوتے ہیں
دو ہزار ۲۰۱۴ء کو یاد گردی بھی ہمیں سے
اس درمیان کا آغاز ہوگا۔

روز سہنگانی کو یہیں جس طرف آتی ہے
۱۴: موسالاں پہلے احمد بن علیؑ کو حصہ ملے
اللہ علیہ وسلم نے سہنگانی فرمائی۔ اپنے پہنچ
کوڑا ڈال کے بھی بعض شاہزادیوں میں جو طلاق
خلع اور دراثت دینے والے سے مشق لئیں
لقریبیت باجع تقی اور پسر کیلئے کوئی
۱۵: ہر خودری کو مسلمہ گاہ میں یا کامیابی
کیٹی یا پیگر کی طرف سے نہیں وہ لوگوں کو ایک
دھوٹ نامہ ملا۔ جس میں یہ خواہش لائیں
کہیں کہ ۱۶: ہر خودری کو اسی مجموعہ برتاؤ
ریوے سے استھین یادگار احباب چھٹ
نے ہم دونوں کا استقبال کیا۔ ادھر پوں
کے ہاتھ پہنچ کی اپنی محنت کا اطمینان لیا۔
جلسہ یادگیری [بہرہ کو رات پکے سارے میں]
جذبہ پہلا جلد منعقد ہوا۔ حکم سیدہ عجم بنت علیؑ
صاحب اور صوفی محمد اعلیٰ صاحب و مولیٰ
کو شکرانی میں خداوند احمدیہ یادگار نے جگہ گاہ
خوب آرائست کی تھا۔ لاؤڈ سپر کیلئے
النظام تھا۔

ٹھیک رات کے سارے ہے بجھ کر
مولوی شریف احمد صاحب اپنے کے دری صدائے
جلب کا آغاز نہیں کیا تھا دن اُن رُنگ کے بعد
کرم مولوی فتح احمد اسی ملحدت نے تھغیر
طوب پر اس دن کے کھانے اور جلسہ کی اعلانیہ
مقاصد پر بڑھی طالی لامسوت تھک۔ میلانہ
حاجزین سے بھروسہ کی یقینی بہت سے لوگ جلد
گاہ سے باہر کھڑے ہوئے تھے برگئے ہے
لئے۔ حاجزین میں طبقہ اور ملت کے کوئی
قصہ

کم بود کی محمد اسکندر صاحب دلکش
کی قارئ فی الواقعہ کے لحاظ پر اس کا سامنہ نہ تھا تو
کی۔ میری تفہیم کا عنوان نہیں بلکہ عصر حاضر اور
صلوات اللہ علیہ وسلم میں نے اس عنوان پر بھروسہ
گھٹھے بیکا پہنچ چکا تھا اسلام کا اعلیٰ کمالیہ۔ یہ
اول تھا۔ ریسی موجودہ دور کے امام
صادقہت شریعت دینیات اعریبیہ۔ ہم بھروسہ
اور دیگر کی ایک دوسرے صادقہت اسلام
پر استشہد ایسا۔ لغزیں یہ سورہ زکیٰ
کے پہلے سورہ اور حدیث ذاتی
سمعان جو مشکلاً تحریف نہیں کیا تھا افقن فی
عنوان پر دیکھ کر عذاب ایک گھنٹہ
تک تقریبی کی۔ اس تقریبی کی آخر تھیں کے
پس منظر پر مذاہست کے رہنمائی
تھیں اور اس کا مہماں فرم سرگردی کتاب
میں نے خود کی اور درود مدن کو کیا
جتنی دوسرے کے عنوان پر شکیں ایک گھنٹہ
تک تقریبی کی۔ اس تقریبی کی آخر تھیں کے
پس منظر پر مذاہست کے رہنمائی
تھیں اور اس کا مہماں فرم سرگردی کتاب

کاچوں کے طلباء سے بیدار اخضر جلیفہ مسیح الغائب پر اللہ کا خطاب

(باقید صحمد)

آپ کے شاپنگ انسان میں جسا کہ
فرستوں سے ماتی کر سکتی ہیں اور
اسی طرح آپ دنیا بس اپنے
کاروں میں سے تاریخ کا لئے خوش مروز سکتے
ہیں۔

حقیقتی علم کا سرچشمہ

اسی من بنی حضور نے طلباء کو
قسریون اور ایک کے سامانوں کے
کاروں میں کوئی صحت اور ان کی قابل
کردہ زندگی کوئی نہیں کیا۔ فرقہ
تو چھٹے ہی اور نہیں رکھتا کہ خدا کی قدر
ایک ہوتے ہیں اور نہیں کوئی اپنے عمل کی
تھیں لیکن اسے دیکھتے آتے ہیں۔ ایک
ان لائیں یہ کام کر کے آئندہ ذمہ
کی جیسا کہ تو انہیں ملے اس پسکے دریم
عقلی دھرم اور دشمن کو کچھ کوئی
لیکر ہو گی۔ وہ تما علی سے بہت زادہ بذریعہ
دینا اور ایک طبقہ انسان جو جس اخشتیان
سے اگر تما علی کو یکیتیت ہے ہیں۔ اس
سے کہیں زیادہ جوشن اور اعلانوں کے
ساتھ وہ آپ کے پاس آئیں گے اور
بہت زادہ تعداد میں اپنے بیان کرے گے۔
اصل چیز یہ ہے کہ آپ کو کسی اسلام
کے بہت سے ہر سے طبقہ پہنچ
کریں۔ آپ اسلام سمجھیں۔ خدا
تعالیٰ سے تعلق فارم کریں۔ امام
پھر اس کے عطا کر دے گل کی مدد
سے دنیا کے استاد بھیں۔ اگر
اللہ تعالیٰ سے انسان کا انتظام
رکھنے والے ہو جائے تو یہ اللہ تعالیٰ سے
ان کو اسلام عطا کرتا ہے کہ جس
کے آگے دینی ذرا سخت ہے جاصل
ہوئے والا عالم کویی میتیت ہیں
مکفی۔ جس کو خدا کو دل مل کر دلت
سے مالا مال کر دے۔ وہ مرجع ملائق
ہیں جاتا ہے۔ اور وہ دنیا، اس کی طرف
کھینچ لیتی آتی ہے۔

اسی من بنی حضور سے تعلیمیت
بالغہت کے طور سا پہنچ لعنة
و انتقام سے بیان کرتے۔ اور بتا یا
کہ اسلام کا حقیقی سر پیشہ فدا کرنے
کی ذات سے بہت زندگی سے فریادیا
پس بیجی کہنا چاہتا ہیں کہ آپ
لوگ اسلام سمجھیں، خدا تعالیٰ سے
سے تعلق قائم کریں اور دنیا کے
استاد بھیں۔

بیزار ایک حضور نے قسم
فلبیک شرمندی مدد فی عیش۔

و الفضل مرضیہ افسوس کا دستہ۔

کے تسلیم کے اعزاز میں و مقاصد میں نہیں
منیں ہیں داد اعزازی کو دکر کیا۔ معاشرت سلام
کا اعلان اور اخراج عالم کے دریان
و دستی و نجاست کو بینیام۔ معاشرت اسلام
کے من بنی یونیٹ کے مجموعہ ماں کی داشت اور
اوہ طبقہ کے لئے خالص ایحتمام
اور فکر ہڈری ہے پس آپ اپنے کو
حقیقتی چھیس کر کیا اپنے امر انس دقت
کی قدر و توجیت کو پیچ ہیں۔ اگر آپ
بلطفہ انبیاء کے عالم سے تعلق ہے خدا
کی وجہ و نہ کی بستیہ کو صحیح لاثون پر
اس تنہ اور اس کے اور پھر اسے غیر
معینہ کا کوئی پھیل جیا ہیں کوئی پھر بادیں
پسند نہیں کیا۔ اور دوسرے محدود حضرات ایضاً
تباہ ہوئے۔

آن پاک کی دو تاریخ تباہ کیں ہیں کا
لطفہ انبیاء کے عالم سے تعلق ہے خدا
کی وجہ و نہ کی بستیہ کو صحیح لاثون پر
ولطفہ انبیاء کی ایسا بیان ہے۔ ان کا اپنے بیان یعنی
ہے۔ ان کا خواہ ہش تھا کہ کوئی بھی ملک
ہو یا پاک کے ملک میں جو شرمندی ہے
تھے اور دوپاہ کا ملکی دیکھ کے بعد تو
اور بھی بے تاب سے بھوکی ایسے چیز
ہم لوگ ای کار میں دیوار ڈرگ سے پاک کے
لئے رہا ہوئے۔ چار سے ساڑی پاک کے
خدمات سے تھیا جو ہم لوگ پس کی اور
جنزیر پر سے سماں سمجھتے۔

لما پاک میں کوئی عالم ایکی صاحبیت نہیں
لگوں کا استقبال کیا اور جو سے امام دفاتر
کا بہت شیخیں رکھا۔ مروی عہد کیمی صاحب
نے المعنی مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۴۷ء کی
میتوں کو دو دن بعد کی صورتیں ہیچ پاک
کے دکھنے والے ان کو تسلیم احمدیت کی ترقی

یعنی یہ بات کی مثلی اچھے دخت کی باندھ
تھی وہ دعائیں پیوں جو کی تھی اور عالم
بیرون انجیکٹ کا مسیبیں اور عبادت ایضاً
تباہ اڑاکنے کے ختم ہو گیا تھا۔ ناگزیر
لندہ۔ یہ دعائیں سے بعد حکم مولوی
عبد القمی صاحب کو رکنے سے کبھی دور نہیں
زیارت کر مولوی علیصب موصوف کے
ترسم بخواہان کو تسلیم احمدیت کی ترقی
و ایضاً ایک علیفہ ایضاً۔

اس کے بعد دیوبود ڈرگ کا درگام
لطفہ انبیاء کے عالمی صاحبیت سے
اد ریا یا گیرے ہیں زندہ دل۔ خوشی
ہبڑا اسی ایک شرمندی سے ملتے ہے جس کے
مزراں اور پورا خدا معاشرت کے ساتھ ڈرگ
لے اس بھر کا غصہ سے مدارت کے لئے راچور
کے ایک سرحد سوریہ درگام کارکی شرمندی
سوافی شیو سوریہ کو منصب کیا گیا۔ ایکی
خوشی سے یہ نہادی تحریر فریادی۔ ملک پاک
اسی علیفہ کا صدر مذاہم ہے۔ اور مہمان
جماعت الحمدی کا پیارا بدبند معتقد ہو ہے
لطفاً۔ اس کا سلسلہ دو گلوں کی لڑ برس

ہی دنہ کو تباہی سے بھاگتی ہے۔

کم عہد ایک شرمندی ملکہ کے لئے ایک
معزور جزا احمدی کا مکپوہ نہ اعلیٰ کیلیت
بجراز اسی ایک شرمندی سے ملتے ہے جس کے
مزراں اور پورا خدا معاشرت کے ساتھ ڈرگ

لے اس بھر کا غصہ سے مدارت کے لئے راچور
کے ایک سرحد سوریہ درگام کارکی شرمندی
سوافی شیو سوریہ کو منصب کیا گیا۔ ایکی
خوشی سے یہ نہادی تحریر فریادی۔ ملک پاک
ایقون صاحب ملے متفقہ بہوا۔ خدا یا گیرے
تے پھر کمی لاؤ داؤ سپیکر کے نہ کرنے
یعنی اپنی مستحبہ و دلائل کا جلوہ دی۔ خدا و محدث
قشر ان پاک دلطم کے بعد سیکلری
فاسکاری ہدی۔ بھری اس تحریر کا خواہان
موجودہ شہزادہ اور اسلام ایضاً۔ یعنی مذہب
اسو تقریبیں تھے۔ آن پاک اور چکری
اللہ میثم کی پست کوکھلوں سے مدارت
اسلام پر روشنی ڈالی۔ اسی منیں بہت
کی کار رائے سپیکر سے سے اسٹار ان
الاحدیہ یا کیا میرس بعد حکم مولوی علیفہ اور
و فریکے ساتھی ہے۔ خدا یا گیرے کے ان بڑا
نے جیجی فریشناہ اور ہمہ کا بلوہت ہے
یہے۔ وہ بھی حقیقی تعریف ہے۔ اور لوگ
ایسیں اس تو قیمت خپر سہار کیا دیجیے ہی۔

و درود کے بعد چارا دفڑ جیرد ایضاً
دکی کے نئے نہاد مٹا۔ اس کا پر دگام
بڑھ کر اسے اور اسیں یہ دکر کیا۔ معاشرت
اوہ پختہ کھٹکی طرف بارے ہی اثر اطراف
ملائش کی پرور دسری تھوڑی پیشی جائیگی۔

یہ دلوں تقریبیں دکر کیے دکر معاشرت
غیر، یا بتا جو سے میکیں اوں تھیں
جلد یوگی میں مکم مولوی یعنی احمدیت

کے لئے بلایا۔ یہ سے سا گھنٹہ مدارت
اکی بھی شری تحریر کا خواہان تھا۔ جماعت ایک

بھر کی پر دگام پر دیکھ کر ہوئے۔

یادت کے بیچے ملکے بعد ملکے
تھریک کم مولوی شریف احمدیت ایضاً

اکی بھر کی پر دگام پر دیکھ کر ہوئے۔

عذر و اذکار کی اسلامی مساجد ایضاً

سے ملتے ہے۔ اور یہ ملتی کا اسلامی مساجد ایضاً

کا اجزاء ایک اسلام میں اقوام عالم کے بعد ایضاً

پر دلائی اور دل ایضاً۔ سے رکھنے والی مساجد
اس تحریر سے کمالی تباہ ہوئے۔ یہ لکھری

ایک گھنٹہ ملتی جائی گی۔

اکی سے یہ دیکھ کر ہوئے۔

کے لئے بلایا۔ یہ سے سا گھنٹہ مدارت
اکی بھی شری تحریر کا خواہان تھا۔ جماعت ایک

سے خواجہ

آج ہیں تاریخی دیر یونیورسٹی اہم اہم

بغا

تائی آئی

بڑی سمجھیں اس کے حقیقی اور

مطلوب شیئیں آیا۔ پھر اس کو کوئی

تائی نہیں۔ تحقیق شروع کرنا

کر کے... ۱۹۲۱ء میں خوبی کی تھی

پھر ایام ہواں۔

تائی آئی

وڈ کر کر فرمہ شایخ من علی

یعنی الشتر قاتے نے شیر پر بیدار ہام

کے تاریخی کرتا ہی صاحب ہے۔ اس طبق ہی

آجیں جیسی۔ کوئی اتنی بلی ایسا چیز کو

ظیفیہ ہوگا اور وہ حقیقی صاحب احمدیت ہو جو کی

یہیں کی پہنچ پہنچی انہیں نے ۱۹۲۱ء میں بیعت

کر کے اور پھر دیست کوئی اور بھر کر

۱۹۲۱ء کو فرمہ ہو گئی تھی میرے بھی دفعہ مویشی

اب مرزا سلطان اور سماں بھی

رہے گئے تھے۔ اگر دید مختاری کے

دوران میں بھی یہیں ہو گئی تھی کہ

رحمت الہی ان کے لذتداری کر رہی تھی تاہدہ دو

ز پہلے باشیں جنم پڑھے ۱۹۲۱ء کے متفق ہندو

کھڑکی زر اتھے ہیں۔

اسکھوں نشان ائمہ بھائی

مرزا طلام تاریخ مرحوم حقیقی

کی نسبت پڑھیں اور سچے جسیں

یہیں ایک پیش کی طرف سے بلو

حکایت خود اپنے خانہ کی اہم تبا

اسے میتھی ہوازی خوشی کوئی

دمرا اخشنور سیماں داؤی۔

... بہادر اس کے میرے پر کھلا

سیک کہ یہ امام میرے بھائی کی دوت

کی طرف اشارہ ہے جنہیں پھر

لہنی دینوں کو کے بعد ایک

نامہ اپنے طور پر فرمات ہو گیا اور

یہیں اس کا شکر کا

کام دیا۔

وڈ کر کر فرمہ شایخ من علی

کو گیا حضرت اور گز کا پہنچا گئی دوست

کی خبر مرزا سلطان اگر دعا صاحب کے مم

لہنیاں کے طور پر وہی گھنی صاف نظر نہ ہے

کمرزا امامبہ کی دلداری مدنظر ہے اسی طرح

جھیٹیں دوست ۱۹۲۱ء اور کامانہ ہے جنہوں

وہ راستے ہیں۔

۱۹۲۱ء کے میونگنے ایک

امتحان کھیبلہ ری کھانیا ہے اسی

کی نسبت دعا کیں کہ پاہنچوں

اور بہت سچے جانشی اور لذتیں اور لذتیں

کی کہ... اور مزور ایک بھوک

شکر پر ہو کر بجا شرمن کے خوف

ایک دو شکر کو دعا کے پارے

ہیں کس قدر ہم اور علم ہے پچاہ کے

حضرت وقدس کو اٹھا تھا۔ میرے دن دوست

اور دعا کے پوری طرفی دی یعنی جمعہ کو اولاد

اور پر ایک ہو اپنے دیستہ ہوئی تھی۔

لذت پر لذت پار ہا تھا۔ مرزا سلطان احمد

کی بیانی حیثیت کے ساتھ دیست کی پیغمبر

لذتیں ایسیں جیسا کی لذتیں کی تھیں کیا معاشر

اللہ حضرت اقدس طیار کی لذتیں کیا تھیں۔

لذتیں ایسیں جیسا کی لذتیں کیا تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے نوری ۱۹۰۶ء میں آپ

کے ہاتھ پر فوجی نوری احمد صاحب کے

والا مالا کا اعلیٰ ریاست کی مدد

عطا کیا۔ سال قبل ایک احمد صاحب کی

اس کی بیانی حیثیت کے ساتھ دیست

۱۸۹۷ء میں اس کے

بھائی کیا یا ایک ایک ایک ایک

جس عالم ہر ہی دن اس کے

مذکور کے نام کے ساتھ مل کر

لذتیں ایسیں جیسا کی لذتیں کیا تھیں۔

احمدیک و اصل معاشر میں دیکھا تاریخ کے

علاءہ مرتضی اسلام اور مرتضی احمد صاحب

تائی صاحب۔ اداہ بھر مرتضی احمد صاحب

لے ششیدی خافت کی ملکیت کی ملکیت

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

ادہ بھر کا ہاکم ہے ایک ایک ایک ایک

کو تحقیق و درصیق فرمادی اُن کو حاصل فرمائیں گے اور
رُو یا یار یا خابر کرنے کے لئے اس طرح فرمادی
ہیں آئے ہے اور فرشتہ بن جاتے ہے
گویا اد مردا اتفاق الدیگر بوجو کیا گالینی
کا بختیم ہیں (بام) کام مدرس ہیں جو یہیں کئے
لیون عزت اتفاق کے میں تو مذکور
اب رہیت ای جائیں گے درمود الظالمین
کے دلکش کے حق اپنی سکے میں مرا آ
سلطان الحکم معاون بخوبی نام ہوں گے۔
گویا افت العین کے لئے ایسا یہ یہاں
نیب کیا مدد کر جس کی وجہ سے جای
یک یعنی نہیں جاتی اور لا یعنی لا مخفی
المخفیات دکھل آگاہی کی اور ملکور مولک
اوہ ملکیں جو یہاں فرمائیں گے تھے تو مذکور
قدرت صادق مرستے تو ان کا جانشین اُن کو
لہسوں کیوں نہ کرنا ان کے فحوضیہ کے لئے
وہ میرے میتے گا۔

”بِهِ فَتَحْتَ سَرْكَانِ عَزْتٍ“

هـ ۱۳۷۰ مارچ

جیسا کو گذشتہ اعلان سے صباب جماعت اور خدمتے دار ان لوپت، چل گیا ہے، کہ مکالمہ خصوصیہ ۲۵ تا ۳۰ اسمر نام پر "ہفتہ خسر یکٹ صیت" سنتا یا جبرا ہے۔ اس کو کامیاب بنانے کے لئے ۷ دن برابر داران مالی اور پیدائشی، تعاونی کی خدمت میں تکمیل اُڑھنے سے کہ اپنی اپنی جماعت میں اس سنتہ کو کامیاب بنانے کے لئے جلسے کے باشی جبیں دعیت کی جہت پروڈائیم کرنے ہوئے دستیوں کو زیادہ سے زیادہ ویسیں کرنے کی طرف توجہ لائی جائے۔ اور جو موہری پتھریاں اور سبیلیں کو لکھتے یا کو ادا کر کے طرف تو کامیابی میں اس کی دعویٰ کرنے والی کامیابی ہو گئی ہے اس کو اسی طبقے میں شامل کرنا چاہیے۔ حسب مقرر راستہ ادا صیت اور ضارم صیت دفتر سے مکمل ہیں جلد مبلغین اکام کی خدمت میں گز راشی سے ہے کہ اس کی طرف سماں تو جرم فریادیں تا یہ بھروسند ریا وہ نہ سے زیادہ کا منصب میں ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

شیخ زید ارشاد مفتخر

اوس فارغ نہ فرستے خطا پڑتے مقتولی
بتمام تزلیف کر کر اپنے پاکستان
دیا اور دل بیں کیا کہ ایک دینوی
ٹھوں لپٹنے کا کس کے سلسلے کیا
پیش کروں اور اسن شفط کے چاک
کرتے ہی الہام یعنی کوئی
”بایہ“ ہجوم دے گا؟
دنکر کہ بیانی میں ۱۱۶۳
اس میں ہجوم دری اسلام احمد صاحب
کی دادری میں یاد طور پر الملا فتحی ہے۔ سو
اللہ تعالیٰ نے اپنے کوئی نیشنی وی
تلے ۱۸۵۷ء میں کوئی یونیورسٹی کیا۔ اور
اس کے بعد ۱۸۷۷ء تک ایک ایسا طبقہ علیمات
بہشت قبریہ میں اپنے جو گھوٹے عالمی کی
میرجہ سو عوام کی کمیشگدی کی تبلیغت طور
سے پورا کیا ہے۔ ۱۸۷۷ء کو روات پاک
اسٹنیشنز میں حضرت اقبال پاک کے لیے ایک
اکابر ادبی ایجاد میں مدد و مدد کیا۔

جیلی اخبار بے غیوں کی بستی یعنی غیر ملکی طبق
 ہر لیے رکم رکھنے پر کرد
 "ہر ایک حشمت یورسے ہجتی
 نہایتیں کا جانی جائے گا اور
 وہ حملہ فارمہ رکھنے پڑتے
 گی۔ اگر دنوب رکھنے کے لئے کافیں
 پر باریں ملا جائیں تو کافیں
 نہیں کہ وہ نالبود بوجائیں کے
 اُن کے گھر بیوائیں سے بھر
 جائیں گے اور ان کی دلی ارادوں
 پر شخصیتیں اپنے بھوکا میکن گی
 وہ وجہ یہ ہے کہ تو خدا محظی کے
 سلطان رجوع کرے گا ہے
 (رجوعی درست بلندی ملت)
 مولیٰ کو کوئی قدر کرنے سے قبل اسی شبہ
 کا زارِ نوری سے جیسا کہ ایک مرتوں نے
 جو ہمارا بھرپور اعلیٰ کا عجزت مرد اسلامان
 صاحبِ دل سے احمدیت کے ناقابلیں تھے
 پوچھ کیا ہے اور لاجاپتے اسی نے دعا
 الہا ذمۃ الفتن العظیم۔
 جو ۱۷۸۵ء میں اسلام کا اعلیٰ صاحب
 الہا ذمۃ الفتن العظیم۔

حضرت میر احمد حسان خان میں سے تھے جو حضرت میر
عابد اللہ اکبر کو ۱۹۰۴ء میں اکابر کی کیمپ میں
بودھا مختار جو دلیل بس رکھ کر باقی تھے تو
اسی سے یہ اسناد لالہ مصلسلہ کے لئے تحریک
یہ نیزی لفڑتے ہیں اندر اور فراستے ہیں:-
”دوبارہ دیکھو کہ میر احمد حسان اور
کے مطابق پیغمبر احمد حسان کو
کھا اپنے۔ اور سب لمبائی میں تاریخ
سے یہ ہے ایسی کامیابی سے ایسی
کوششی کی ہے جو ایک روز شد
مغلیون کو آنکھ ایک روز شد
ہے جو سلطان احمد کا ماریس
پہنچ کر کھا اپنے۔ اس واقع
یہ سنتے گئی تھی کہ دلپ ہو کر کیا
کہ پیر میر احمدیت سے یہ تھب دد
فریتے اور اپنے سرپرست کے اور تین
کرسیاں سالم حمل کروشی اور اگر توں

پلیشکوئی دربارہ صلح مو عواد اور اس کا طہرہ

اسے فرزسل قرب تو معاومہ شد
دیر آمدہ نہ راہ دور آمدہ

گوں طرح دنیا کے کماروں تک منتشر ہی تھا
دنیا کو کوئی خدش نہیں چھان احمدیت کا بخیام
المصلحت المعاودت کے ذریعہ پختہ مرضیت
بچھے کے کاشتھا لائے تے آپ کے ذریعہ
احمدیہ کو ترقی دے کر اکٹھا عالم میں پھیلا
دیا۔ اور آپ کی زبان مبارک سے بخیام
حروف و حلقائیں بنانے کے اکار پٹنگوئیں
کا پورا پورا مصباح آپ کو شامت کردیا جا اور
اس بات کی تصدیق شریفین آپ کا اعلیٰ عین
خطبائی اور تاریخی کو دھکا کر کے ادا
وہ صورتِ الحجۃ بیس کے خداوندین میں
جذباتے نے ملے آج خدا کے فضل سے اس
کا اس پلا پیجتھی کی دلکشا بخاتا ہے جو بخیام
اس سهم کے کام میں لکھتا ہے اس سے سچیز
حکمکیں بخیام بخوری ہے سخنستہ مراکن
کھل رہے ہیں ساختیاں بخوری ہیں اور
بلیغین بخیام بخاتا ہے کیم جارہتی ہیں راجحہ
شم الحکمہ اللہ ہم زندگی

ان تمام امور پر فخر غلام دا لعلے سے
پڑھتا ہے کیا یوں لامہ کی شکایت کی کی
محول پہنچائی نہ تھی بلکہ اس میں بعثت پڑھانے
خوبی تھی کیونکہ صیل کو مشتفاہوں کی
اور حضرت سچیع موعود علیہ السلام نے کہا کہ
دنیا کے سختیں پیش کیا۔

اللہ تعالیٰ نے دعا ہے کہم کو صلح مروود
کے تقدیموں پر بخاتا ہے اور اس کے مطابق اس
شابری کے مخوبوں سے جو خوبی کے اللہ اندر
اللہ تعالیٰ نے اس سی بخیام خیفا و مصلح بخیام
مود عطا فرمائے تھے۔ حکما رسید گھر پر
خدا مسلمان علیہ السلام بخیام میں پیش کیا۔

اکثر سچیع اصحاب اس خیال کے کہ اس کی ادا یا کی دفات کے بعد بخیام کی ایسی زندگی میں اس
تو یہ بات آسانی سے سمجھیں اسکتی ہے۔ اسی طرح ان کے سچے حصہ جاندا و بھی دیست کے
سلطان اپنی زندگی میں ادا کرنا ضروری ہوتا ہے۔

پس جماعت کے سیکھی دستیں کو حصہ اسیں بخاتا عکس کے علاوہ حصہ جاندے اور کی دو ٹھیک
کی دفات بھی تجوہ بینی چاہیے۔ تاداہ اپنی زندگی میں اس طرف کو ادا کر کے اللہ تعالیٰ نے کے فضلوں
کے مارثیں کیکیں۔

ایمہ ہے کہ جمیعت کے عبیدتے دار اُن مالی اسی ایم اکٹھہ داری کی طرف سوچی صاحبان
کو تجدیلات رہیں گے۔ لذا خیریت احوال قی دیان)

اخصار مکالیہ بقیہ مخدوم اول۔ قامیان مارضوی اور اسی طرف کے علاوہ حصہ جاندے اور کی دو ٹھیک
مناظر ایم اکٹھہ دستیکر رہے پس درست پر خدود کے لئے باکشان تشریف لے گئے۔ اپنے
اپنی دعییل میں عاصل رہے بیانی تھیں فرمادیں۔ اشیعہ اسی پسibus کو خدا نے اپنی رضا مندی
ظاہر لائے اور دسیریں آپ کا سارے طریقہ عاصفہ نامصر سو۔ ایسی۔

(۱) حضرت نعمت اللہ علیہ اسے دلے
سچیع کام بخاتے ہوئے فرائیں سے

۱- جم - دلائے خدا میں
نام آں تادارے بینم

کوکھنی طور پر بخیام کو دیا گیا ہے کہ اسے
دے اسی سچیع کا نام احمد میر کا۔ اس مسلم

کام جنم کے میں اس کو دیا گیا ہے اسے
وہ داد چون شود نام دیجام

پرسش پا دکارے بینم
لیکن سچیع موعود کا داد پر بخیام سے اس کا
ترمیم اشیع طور پر دیکھا ہے کہ اس کا

بیٹھ اس کی پا کارہ مولگا۔

ایسا اضطرار کام میں پشتگوئی کے کھت
حضرت سچیع موعود علیہ السلام کی معاشرتی

خاندان سادا و میں اسی حضرت ام المومنین
حضرت جہاں بیگم سے ہوئی اس اس اس کے

پاں بیک دیبا اور دبیہ اپنی بیٹی میں جس
میں سے حسن و احسان میں اس کا نظریہ

بیٹا بھی پیدا ہیں کام نامی دا سکم گئی
سے پسیا حضرت موزا بشیر ایں محمد و احمد

پسیا متعنتا اللہ بخیام کے بخیام
بیوی اسی کا حقیقی جانشین ہے اسے

کائنات عالم میں اسلام کو پھیلائیں یہی
در و شب کو رشت نے جو کل نسبت

حضرت سچیع میں کوئی اشتہار نہ رکھ رکھی
یہی پشتگوئی کرنے ہوئے خیر فریضی کے

اس کے سچے فضل ہے جو اسے

وہ صاحب کوہ ملکت اور
دولت میڈا دے دیا اسے کا

اور اسے سچیع اور دو روح
الحق کی پرکت سے مبتول کر

بسا بیوں سے صاف کر گیا
وہ قلمی اللہ پر کبھی بخیام ای

رہت و غیریزی نے اسے کھل
تمید سے پھیجایے جو کہ

وہ میں پھیجی ہے جو کہ
اوہ علوم طالب مودیں سچے موعود کے

میز مدادی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ والی دلکم آئے اسے دے اسے سچیع کے مغلن
خافن طور پر شادی کرنے اور صاحب اولاد
ہوتے کہ تشقق پتھر کی بڑی ہوئے کرتے ہوئے
فریلانہ سیل و چم و دیلہ لے "ریشکوہ
مجنباً علیہ باب نزول میں بخیام کی مسیم کیجیے
مودود علیہ شادی کرنے کا اور دبیہ اس کے بیان اولاد
بوگی چاندی حضرت مسیم موعود علیہ السلام اس
درست کا ذکر کرنے ہوئے فرانسیسی

کی سیم مودود کی میں میں میں میں میں میں
لئے تعلق دادا ہی مہک کیکو بخیام

مودود علیہ شادی جس سے وحدتی
بیوی دلہ لے کے موانع دار

ادریں تکب اولا دبیہ اپنے اعلیٰ
اور طیب خاندان سادا و میں سے چلے ہیں
ادریں خاندان سادا و میں سے چلے ہیں
رین راجعین دلہ ملٹا ماعیش

اسی طریق حضرت ایمان المعنی
البسیطین سچیع بن عقبہ کوہ ملک

بذریعہ سچیع المعاودت الکاری لیلیخ حسین
البری الموقن ملکہ مطبوعہ مسعودی سچیع

مودود کے نازار کا نقش کھینچا گیا ہے
اسی میں ہی یہ کھاگی ہے کہ

رخھمود سیطھمہ بعد ہذا
ویکالت الشام بکارہ بفتاں

لیکن اس کے بعد مودود نام مکاہیک ایک ایک ایک
شفع نلار ہو کارہ بینز رائی اور جنکس کے

لارو مانی طور پر ملک ملک شام کا مالک ہو
جاہے گا

(۲) اسی طریق طالب مودیں سچے موعود کے
ستقلن پیٹکی دو روح سے کر

"It is also said that
he (the master)
shall die and his
Kingdom descend
to his son and
grandson."

یعنی یہی کما ہا ہے کہ سچے اپنی ام
مانی میں فوت ہو تو اسی سے کا میٹا
ادھر تھا اس کی بادشاہی کے مارث

ہوں گے۔ رہ طالب مودی جو جنہیں خلائق
باب پیغم برکت مطبوعہ ملک نہیں

رکھوں گے کوادا کے اسے امال
کو پاکیزہ کریں اور معاوضہ نہیں پیشیں۔

